بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث



حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ



ہفت روزہ اہلحدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہل حدیث کا داعی

جلد: 45 | ۲۰ تا ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ — 21 تا 27 فروری 2014ء | شمارہ: 8

برمی مسلمان

اراکانی مسلمانوں کے قتل عام پر دنیا بھر میں خاموشی کیوں...؟؟

برّ الوالدین

والدین کو راضی رکھنے کے چند رہنما اصول!

سندھ فیسٹیول

کراچی میں لاشیں گر رہی ہیں اور حکومت سندھ ناچ گانے میں مصروف ہے

امیر محترم سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ



قرآن وسنت کی روشنی میں

- احرام کی دو رکعات......؟
- خدمت میں ماں کا حق......؟
- طلاق کی نیت سے نکاح کرنا......؟؟

حافظ عبدالله ﷫

درس قرآن

ناحق مال کھانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (البقرۃ:۱۸۸)

''اور تم ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ تم مال کو حکام کی طرف لے جاؤ تا کہ تم لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ (ظلم وزیادتی) سے کھاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو۔''

روزوں کے احکام ومسائل کے متصل بعد اللہ تعالیٰ نے تمام باطل طریقوں سے مال کھانے کو حرام قرار دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس﷜ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسے شخص کے بارے میں ہے جس کے پاس کسی کا حق (مال) ہو لیکن حق والے (مال والے) کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو، اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر وہ عدالت یا حاکم مجاز سے اپنے حق میں فیصلہ کروا لے، حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ یہ ظلم و زیادتی سے دوسرے کا مال کھا رہا ہے۔

حضرت مجاہد، سعید، عکرمہ، الحسن، قتادہ، السدی، مقاتل اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ﷭ اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ کبھی بھی کسی دوسرے کا مال ہڑپ کرنے کی کوشش نہ کرو، جب تک کہ تم جانتے ہو کہ تم ظالم ہو۔

بخاری ومسلم میں حضرت ام سلمہ﷞ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خبردار! میں انسان ہوں، میرے پاس جھگڑا آتا ہے اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی چرب زبان ہو اور وہ اپنی زبان کی تیزی اور مہارت سے مجھ سے اپنے حق میں فیصلہ کروا لے، جس کے لئے بھی میں نے ایسے کسی مسلمان کے حق (مال وغیرہ) کا فیصلہ کر دیا تو بے شک وہ آگ کا ٹکڑا ہے، چاہے وہ اس کو لے لے یا چھوڑ دے۔

امام ابن کثیر﷫ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بلاشک کسی حاکم کا حکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔ وہ مال حقیقت میں اصلی صاحب مال کا ہی ہے اور اسی کو ملنا چاہیے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی مجبوری سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ آیت مبارکہ کے آخر میں وانتم تعلمون کہہ کر واضح کر دیا کہ ہر کسی کو پتا ہوتا ہے کہ یہ فلاں مال اس کا ہے یا نہیں۔ اسی طرح رشوت، زور زبردستی، سود، جوا، چوری، ڈاکہ اور دھوکہ وفراڈ سے حاصل کیا ہوا مال باطل، ناحق اور حرام مال کے زمرے میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حرام سے بچائے اور ہمیشہ رزق حلال کھانے کی توفیق دے۔ آمین!

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی ﷾

درس حدیث

نواقض وضو

عن انس بن مالك قال ((كان اصحاب رسول الله ﷺ على عهده ينتظرون العشاء حتى تخفق رؤسهم ثم يصلّون ولا يتوضؤن)) (اخرجه ابوداؤد)

''حضرت انس﷜ بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی (صحابہ کرام) آپ ﷺ کے دور میں نماز عشاء کے انتظار میں بیٹھے رہتے حتیٰ کہ ان کے سر (اونگھ کی وجہ سے) جھک جاتے پھر وہ نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

تلاوت کردہ حدیث سے چند ایک مسائل واضح ہوتے ہیں: ایک یہ کہ اگر بغیر ٹیک لگائے انسان بیٹھا بیٹھا سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ صحابہ کرام﷢ نماز عشاء کے انتظار میں بیٹھے رہتے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ حجرہ مبارک سے باہر تشریف لاتے اور نماز عشاء پڑھاتے۔ صحابہ کرام﷢ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات اونگھ کی وجہ سے ہماری ٹھوڑیاں سینے سے لگ جاتیں، بعض تو بیٹھے بیٹھے خراٹے بھی لینے لگتے مگر آپ ﷺ نے انہیں دوبارہ وضو کرنے کا حکم نہیں دیا۔ معلوم ہوا کہ بغیر ٹیک لگائے، اونگھ یا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ٹیک لگا کر سونے یا لیٹ کر سونے کی حالت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے خواہ اس کیفیت میں ہوا نہ بھی خارج ہو وضو ٹوٹ جائے گا۔ جسم کے کسی حصے پر زخم آنے اور خون نکلنے یا پھنسی پھوڑے کے پھٹ جانے یا دانتوں سے خون جاری ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ دوسرا مسئلہ یہ واضح ہوا کہ مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا چاہیے اور اس انتظار میں جتنا وقت لگے وہ نماز میں ہی شمار ہوگا اور اس کا اجر ملے گا۔ تیسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ نماز عشاء کچھ تاخیر سے ادا کی جائے۔ نماز عشاء تاخیر سے پڑھنا سنت رسول ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کے لئے اسے بوجھ محسوس نہ کرتا تو حکم دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور نماز عشاء تاخیر سے پڑھا کریں۔ سلسل البول یعنی پیشاب کی بیماری سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن جس طرح استحاضہ (بیماری) والی عورت کو ایک وضو کے ساتھ ایک پوری نماز پڑھنے کی اجازت ہے، ایسے ہی کسی (مرد یا عورت) کو پیشاب کی بیماری ہے، بار بار قطرے آتے رہتے ہیں وہ بھی ایک وضو کے ساتھ ایک نماز پڑھ سکتے ہیں خواہ پیشاب کے قطرے دورانِ نماز بھی نکلتے رہیں وہ اپنی نماز جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی وضو دوبارہ کرنے کا حکم ہے۔ اگر کوئی شخص براہِ راست یعنی کپڑے کے بغیر اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس کا وضو بھی قائم نہیں رہتا۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ کسی بچے کا استنجاء کروانے یعنی اس کے پاخانے اور پیشاب کی جگہ کو دھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ غشی یا بے ہوشی کی صورت میں بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اس لئے کہ بے ہوشی نیند سے بھی زیادہ انسان کو غافل کرنے والی چیز ہے۔ (جاری)

ہماری مشکلات کا سبب...... دین سے دوری!

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ ایٹم اور ترقی کا دور ہے۔ انسان کل جن ایجادات کا قائل نہ تھا آج وہ ممکن ہی نہیں بلکہ وقوع پذیر ہو چکی ہیں۔ ترقی کی برق رفتاری نے انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے؟ وہ سمندر کی گہرائیوں میں مچھلی کی طرح تیر رہا ہے۔ فضا کی وسعتوں میں سفر کر رہا ہے۔ زمین کے خزانے اپنے تصرف میں لا رہا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے درست کہا تھا:

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے ...... کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

حقیقی بات یہ ہے کہ سائنسی ایجادات جس قدر ترقی کی منزلیں کر رہی ہیں، اسی قدر اسلام کی حقانیت واضح ہو رہی ہے۔ آج الیکٹرانک میڈیا، ٹی وی، انٹرنیٹ اور ایسے ہی دوسرے ذرائع ابلاغ نے دنیا کی طنابیں کھینچ کر رکھ دی ہیں اور دنیا ایک Global Village کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ دنیا اور دنیا میں ہر لمحہ رونما ہونے والے حالات اپنے اندر بڑی وسعت رکھتے ہیں۔ اس لئے انسان کسی مقام پر بھی ہو وہ حالات حاضرہ سے باخبر رہ سکتا ہے۔ حالات و واقعات اور معاشی و اقتصادی سرگرمیوں سے انسان کی گہری دلچسپی سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ انسان نے اپنی زندگی کا مقصد ومحور یہی سمجھ لیا ہے کہ وہ اپنی ضروریات زندگی کے حصول کے لئے سرگرم عمل رہے۔ ہمارا نقطہ نظر یہ نہیں کہ انسان زندگی کے شعبوں میں ترقی نہ کرے اور اس کی بہتری کے لئے اپنے وسائل بروئے کار نہ لائے۔ یہ تگ ودو اپنے مقام پر درست سہی لیکن ہم دنیا کے انسانوں سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کو اپنی ذات کے بارے میں کیا معلومات ہیں؟ یعنی آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا مقصد تخلیق کیا ہے؟ حقوق وفرائض کیا ہیں؟ دراصل انسان کی ذات بھی بیش بہا معلومات کی ایک کتاب ہے جس کے مطالعہ سے بہت سے حقائق سامنے آتے ہیں اور قرآن مجید نے انسان کو اپنے نفس کا مطالعہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ وفی انفسکم افلاتبصرون۔

ان تمہیدی سطور سے اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ انسان اب اپنے مقصد حیات کو فراموش کر چکا ہے اور ضروریات زندگی کے حصول کی دوڑ میں سرگرداں ہے۔ اس حقیقت سے تو ہر انسان آگاہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز میں کوئی نہ کوئی مقصد ضرور رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران میں فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ○ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ یعنی ارض وسما کی تخلیق اور لیل ونہار کے اختلاف میں ان ارباب عقل کے لئے کچھ نشانیاں موجود ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین وآسمان کی تخلیقات پر غور کرنے کے بعد اعلان کرتے ہیں کہ اے اللہ! تو نے کوئی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی۔ اسی طرح انسان کا مقصد تخلیق بھی ضرور اسی ضابطے کا پابند ہے۔ انسان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم﴾ یعنی ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ جب انسان کی تخلیق اس قدر ارفع واعلیٰ ہے تو اس کا مقصدِ حیات بھی ضرور عظیم ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے بتایا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد اپنے خالق ورازق کی اطاعت وفرمانبرداری اور عبادت ہے۔ ﴿وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون﴾ اب انسان اگر کائنات پر سرسری نظر ڈالے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تمام چیزیں اپنے فطری عمل کے مطابق سرگرم عمل ہیں اور وہ خالق کائنات کی مطیع وفرمانبردار ہیں۔ سورج وقت مقررہ پر طلوع وغروب ہوتا ہے۔ موسموں کا تغیر وتبدل بھی اللہ کے ضابطوں کے مطابق ہوتا ہے۔ دن رات کی آمدورفت بھی ایک ضابطے کی پابند ہے۔ انسان ہی ہے جس نے اپنے مقصد حیات کو فراموش کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے انسانیت طرح طرح کی مشکلات سے دوچار ہے۔ سچی بات یہی ہے کہ ہمارے موجودہ مصائب وآلام کا سبب دین سے دوری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے ہی ہم مشکلات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ کے احکامات اور تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

ادارہ سے جملہ خط وکتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	-/500 روپے
ششماہی	-/300 روپے
بذریعہ وی پی	-/535 روپے
بیرونی ممالک سے	-/5500 روپے
فی پرچہ	-/15 روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "دلستر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

طالبان کو بلٹ کی بجائے بیلٹ کا راستہ اپنانا ہوگا۔ بیلٹ کے ذریعے اقتدار میں آئیں انہیں خوش آمدید کہیں گے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

کمیٹیوں کو مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں ہونے والی تباہی کا اندازہ ہے، طالبان کے زیادہ تر مطالبات قابل عمل ہیں۔ آئین پاکستان میں شریعت کو ہی بالادستی حاصل ہے ضرورت صرف عمل درآمد کی ہے، ایک صالح معاشرہ کے لیے اسلامی کلچر پیدا کرنا ہوگا۔

10 فروری 2014ء لاہور:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے آئین پاکستان میں شریعت کو ہی بالادستی حاصل ہے ضرورت صرف عمل درآمد کی ہے۔ ایک صالح اور عادل معاشرے کی تشکیل کے لیے اسلامی کلچر پیدا کرنا ہوگا۔ مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کمیٹیوں کو مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں ہونے والی تباہی کا اندازہ ہے، اس لیے وہ اخلاص اور سنجیدگی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہیں۔ طالبان کی طرف سے جو مطالبات سامنے آئے ہیں ان میں زیادہ تر قابل عمل ہیں، امن کو موقع ملنے جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی عمل داری میں کمزوری کی وجہ سے غیر اسلامی اقدار فروغ پا رہی ہیں۔ طالبان دشمنی میں اسلام اور اسلامی اقدار کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ پاکستان کا قانون اسلامی ہے جبکہ کلچر غیر اسلامی بنتا جا رہا ہے۔ رشوت، ملاوٹ، کرپشن، ذخیرہ اندوزی، جھوٹی گواہی، ناانصافی، فحاشی و عریانی اور غیر اسلامی اقدار کلچر کا حصہ بن گئی ہیں جب تک ہمارا کلچر اسلامی نہیں بنے گا ہم شریعت کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ یہ کلچر تب ہی پیدا ہوگا جب انتظامیہ آئین پر عمل درآمد کرائے گی۔ علماء کے وفود سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ تعلیم، حکمت اور تزکیہ ایک صالح اور عادل معاشرے کی تشکیل کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قصاص و دیت، حدود و تعزیرات کے قوانین اسلامی رائج ہیں مگر معاشرہ اسکے ثمرات تب ہی سمیٹ سکتا ہے جب انفرادی زندگیاں بھی اسلامی ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قانون سازی کا اختیار صرف پارلیمنٹ کو حاصل ہے، کسی مسلح گروہ کو انفرادی حیثیت میں قانون سازی کا اختیار نہیں دیا جاسکتا۔ طالبان سمیت کوئی بھی گروہ اپنی خواہش کے مطابق کوئی قانون لانا چاہتا ہے تو وہ پارلیمنٹ کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ طالبان کو بلٹ کی بجائے بیلٹ کا راستہ اپنانا ہوگا۔ بیلٹ کے ذریعے اقتدار میں آئیں انہیں خوش آمدید کہیں گے۔ (میڈیا سیل: 106 راوی روڈ لاہور)

کراچی میں لاشیں گر رہی ہیں اور سندھ حکومت ناچ گانے کی محفلیں سجا رہی ہے، سینیٹر پروفیسر ساجد میر

سندھ فیسٹول کے نام پر بے حیائی کا بازار سجا ہوا ہے۔ سندھ فیسٹول پر خرچ کیا گیا کروڑوں روپیہ سندھ کے غریب ہاریوں پر لگایا جاتا تو شاید ان کی قسمت بدل جاتی۔

10 فروری 2014ء لاہور:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ کراچی میں لاشیں گر رہی ہیں اور سندھ حکومت ناچ گانے کی محفلیں سجا رہی ہے۔ سندھ فیسٹول کے نام پر بے حیائی کا بازار سجا ہوا ہے۔ سندھ فیسٹول پر خرچ کیا گیا کروڑوں روپیہ سندھ کے غریب ہاریوں پر لگایا جاتا تو شاید ان کی قسمت بدل جاتی۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ عوام مہنگائی، بے روزگاری کے عذاب سے دوچار ہیں۔ انکی فلاح و بہبود کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ مہنگائی کے مارے عوام اپنے بچے فروخت کر رہے ہیں۔ ملک میں دہشت گردی اور تخریب کاری کی وجہ سے ہر شخص بے چین اور مضطرب ہے۔ مگر سندھ فیسٹول کے نام پر قوم کا پیسہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ (میڈیا سیل: 106 راوی روڈ لاہور)

تحریک بیداری ملت

وطن عزیز اس وقت اپنی تاریخ کے انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کی سلامتی کو لاحق خطرات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔ پاکستان کی خودمختاری اور خودداری داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ دشمن جو دراصل اسلام کے دشمن ہیں وہ اسے ایک لمحہ بھی چین نہیں لینے دینا چاہتے۔ ان عناصر کا خیال ہے کہ اسلام کے نام پر بنے ہوئے اس ملک کو روئے زمین پر رہنا ہی نہیں چاہئے اور اگر رہنا ہے تو غیر مسلم قوتوں کا باجگزار بن کر رہے۔ اس کی آزادی، خودمختاری اور خودداری غیروں کے پاس رہن ہو، پاکستان اپنی معیشت کیلئے ہمیشہ غیروں کے دروازے کا بھکاری رہے، ان مقاصد کے حصول میں کچھ ''اپنے'' بھی اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آستین کے یہ سانپ کبھی ''دانشور'' کے روپ میں ٹیلی ویژن سکرینوں پر نمودار ہوتے ہیں تو کبھی ماہر تعلیم کی شکل میں غیروں کی غلامی کے بھاشن سناتے ہیں۔ ان لوگوں کو خیال ہے کہ مسلمانوں کو سیاست، تجارت، معیشت و معاشرت ہر لحظہ زندگی میں کفار کی نقالی کرنا چاہئے۔ ان حالات میں تمام محبان وطن پاکستان کی سلامتی کیلئے اللہ کے حضور دست بدعا ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کی کابینہ نے بھی انہی حالات کے مدنظر سرپرست پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ، امیر محترم اور جناب ناظم اعلیٰ کی راہنمائی میں صوبہ بھر میں ''تحریک بیداری ملت'' کا آغاز کر رکھا ہے۔ طلبہ کونشنز کے ذریعے دینی مدارس کے طلبہ کرام کو حالات کی نزاکت سمجھائی جا رہی ہے، انہیں ان خطرناک گھڑیوں میں ان کے کردار سے آگاہ کیا جا رہا ہے تو کبھی مبلغین عظام کو اصلاح معاشرہ اور آزادی و استحکام وطن کی خاطر اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی جا رہی ہے۔ اسی تحرک اور بیداری کے لئے قائدین پنجاب نے ڈویژنل سطح پر بیداری ملت اہلحدیث کانفرنسز کا آغاز بھی کر رکھا ہے۔ اس سے پہلے ساہیوال میں ڈویژنل اہلحدیث کانفرنس کو لوگ آج تک یاد کر رہے ہیں، اب کابینہ کے گذشتہ اجلاس میں تین ڈویژنز میں بیداری ملت اہلحدیث کانفرنسز کے انعقاد کا ڈول ڈالا گیا تو الحمدللہ اس سلسلے میں پہلی کانفرنس ڈویژن بہاولپور میں ضلع بہاولنگر کے جامعہ رحمانیہ سے متصل گراؤنڈ میں یکم مارچ کو ہونے جا رہی ہے۔ ان شاء اللہ۔ اس کے بعد دس اپریل کو گوجرانوالہ کے منی سٹیڈیم میں بیداری ملت کا نقارہ بجنے والا ہے اور گوجرانوالہ کے احباب جماعت اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، گوجرانوالہ کے بعد یہ نقارہ بیداری ان شاء اللہ ملتان ڈویژن میں بجنے والا ہے۔ یقیناً یہ کانفرنسز قوم کو بیرونی سازشوں، اندرونی دشمنوں کے خلاف متحرک کریں گی۔ امیر محترم قائد اہلحدیث علامہ ساجد میر فرماتے ہیں کہ ''ہماری سیاست کی دو ہی بنیادیں ہیں: ایک ہمارا دین اسلام اور دوسرا ہمارا ملک پاکستان'' قائد کے اس فرمان کے مطابق مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے کارکنان جمعیت کو متحرک کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیداری ملت کے جذبے کے تحت ہی طلباء میں تحریری جوت جگانے کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا انعقاد بھی ہو رہا ہے، ہزاروں روپے کے قیمتی انعامات سے حوصلہ افزائی کا عزم لیکر خواہش ایک ہی ہے کہ طلباء میدان تصنیف و تالیف میں بھی اپنے اسلاف کی شاندار روایات کو چار چاند لگائیں۔ الغرض ہر شعبے میں جماعت کو منظم، متحرک اور فعال کرنے کا جذبہ لیکر شہر شہر پھرنے والے یہ قائدین جمعیت کے معتمد رفقاء آج ہماری دعاؤں کے طلبگار ہیں۔ (از: محمد ابرار ظہیر)

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

احرام کی دو رکعت

سوال حائضہ عورت' احرام کی دو رکعت کیسے ادا کرے گی جبکہ وہ تو نماز پڑھنے کے قابل نہیں، نیز یہ بھی بتائیں کہ حائضہ عورت زبانی قرآن کریم کی تلاوت کر سکتی ہے؟

جواب ہمارے ہاں عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ احرام باندھ کر دو رکعت پڑھی جائیں' اکثر حضرات اس پر عمل پیرا ہیں' حالانکہ احرام کیلئے خاص طور پر کوئی نماز مشروع نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے کوئی ایسی بات منقول نہیں، البتہ ذوالحلیفہ میں آپ نے احرام باندھ کر ظہر کی دو رکعت ادا کی تھیں، لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ احرام کی کوئی خاص نماز ہے۔ صحابہ کرامؓ سے بھی کوئی عمل یا بات منقول نہیں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ احرام کی دو رکعت ہیں۔ اگر کوئی عورت احرام سے قبل حائضہ ہو گئی ہے تو اسے چاہئے کہ اسی حالت میں احرام باندھ لے اور حج یا عمرہ کی نیت کرے، اسے احرام کی دو رکعت ادا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ نماز مشروع نہیں۔ حالتِ احرام میں مسجد میں جانا منع ہے، باقی ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن پر کوئی پابندی نہیں البتہ تقدس و احترام کے پیش نظر قرآن مجید کو ہاتھ نہ لگائے۔

مسلمان عورت کا عیسائی سے شادی کرنا

سوال کیا مسلمان عورت' عیسائی مرد سے شادی کر سکتی ہے، جبکہ وہ اسلام میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس نے وعدہ کیا ہو کہ شادی کے بعد وہ مسلمان ہو جائے گا؟؟

جواب مسلمان عورت کا کسی بھی کافر مرد سے شادی کرنا حرام اور ناجائز ہے، اگرچہ وہ اسلام میں رغبت رکھتا ہو اور شادی کے بعد اس نے مسلمان ہونے کا وعدہ بھی کر رکھا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مومن عورتیں' کافروں کیلئے حلال نہیں ہیں اور نہ ہی یہ کافر لوگ اہل ایمان خواتین کیلئے حلال ہیں۔'' (الممتحنہ: ۱۰)

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اپنی عورتوں کو اہل شرک کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ مومن غلام، مشرک آزاد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو۔'' (البقرۃ: ۲۲۱)

ہاں اگر وہ مسلمان ہو جائے اور اپنے آپ کو اچھا مسلمان ثابت کر دے، تو ایسے شخص سے شادی کرنا جائز ہے۔ اس کے اسلام کی جانچ پڑتال ضرور کی جائے، مبادا وہ شادی کے لئے اسلام کو بطور حیلہ استعمال کرے اور مقصد حاصل کر لینے کے بعد دوبارہ مرتد ہو جائے۔ بہر حال اہل اسلام خواتین' کفار و مشرکین سے نکاح نہیں کر سکتیں، البتہ دعوتِ اسلام دی جائے، اگر وہ مسلمان ہو جائیں اور پکا پکا مسلمان ہونے کا ثبوت دے دیں تو ان سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

طلاق کی نیت سے نکاح کرنا

سوال ایک آدمی بیرون ملک رہتا ہے اور شرمگاہ کے تحفظ کیلئے کسی عورت سے نکاح کرتا ہے، جب اس کا بیرون ملک کام مکمل ہو جاتا ہے تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر فارغ کر دیتا ہے، کیا اس طرح کا نکاح جائز ہے؟

جواب نکاح کے مقاصد میں سے بڑا مقصد یہ ہے کہ عورت کو ہمیشہ اپنے گھر آباد رکھا جائے، لیکن اگر نکاح کرتے وقت ہی یہ نیت ہو کہ مقصد پورا ہونے کے بعد اسے فارغ کر دیا جائے گا تو ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اس قسم کے نکاح کی دو صورتیں ممکن ہیں:

① نکاح کے وقت ہی شرط لگا لی جائے کہ میں نے اپنا کام مکمل ہونے کے بعد طلاق دے دینی ہے اور یہ نکاح مشروط ہے، اس قسم کا نکاح' نکاح متعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے موقع پر نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔ (بخاری' النکاح: ۵۵۲۳)

② نکاح کے وقت شرط کا اظہار نہ کیا، اسے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا جائے، ایسا کرنا بھی حرام اور ناجائز ہے کیونکہ نیت میں مخفی بات بھی مشروط کردہ کی طرح ہے۔ حدیث میں ہے: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' (بخاری' الوحی: ۱)

اس قسم کا نکاح اس بناء پر حرام ہے کہ اس میں بیوی اور اس کے خاندان کو دھوکہ دیا جاتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فریب کاری اور دھوکہ دہی کو حرام قرار دیا ہے۔ کیا یہ آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی بہن یا بیٹی سے ایسا سلوک کیا جائے؟ آخر یہ شخص دوسروں سے وہ سلوک کیوں کرتا ہے جسے وہ خود اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔ بہرحال اس قسم کا نکاح شرعاً جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

خاوند کا انتخاب

سوال ایک عورت کو اپنے رفیق حیات کے انتخاب کیلئے کیا چیز دیکھنا ہوتی ہے، آج کل تو مال ومتاع کو دیکھا جاتا ہے، شریعت نے نکاح کیلئے کونسے امور کی نشاندہی کی ہے؟

جواب شریعت میں خاوند کے انتخاب کیلئے دین اور اخلاق کو ترجیح دی گئی ہے، جہاں تک حسب ونسب اور مال ومتاع کا تعلق ہے تو اس کی حیثیت ثانوی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر۔'' (ابن ماجہ، النکاح: ۱۹۶۷)

ایماندار اور صاحب کردار خاوند کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اسے بیوی بنا کر رکھے گا تو اچھے طریقے سے رکھے گا اور اگر چھوڑے گا تو احسان کے ساتھ چھوڑے گا۔ اس کے علاوہ دین واخلاق سے متصف خاوند، عورت اور اس کی اولاد کیلئے بھی باعث خیر وبرکت ہوگا۔ بہرحال ہمارے معاشرہ میں دولت ودنیا کو دیکھا جاتا ہے جو کسی صورت میں ثمر آور ثابت نہیں ہوتا۔ اس بناء پر ہم کہتے ہیں کہ خاوند کے انتخاب کیلئے دینداری اور اچھے اخلاق کو دیکھا جائے اور دنیا کا مال ومتاع، نکاح کا معیار نہیں ہونا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

خدمت میں ماں کا حق

سوال خدمت میں ماں کے تین حصے اور باپ کا ایک حصہ رکھا گیا ہے، یہ امر عام معاملات کے خلاف ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ وضاحت سے بیان کریں؟؟

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ دین اسلام میں خوش گذاری کیلئے ماں کے حق کو تین مرتبہ اور باپ کے حق کو ایک مرتبہ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: ''میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا: ''پھر کون؟'' آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے پھر عرض کیا ''اس کے بعد کون؟ آپ نے فرمایا: ''تیری ماں'' اس نے عرض کیا، اس کے بعد کس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تیرے باپ کا حق ہے۔'' (بخاری، الادب: ۵۹۷۱)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں' پھر تیری ماں' اس کے بعد تیرا باپ، پھر جو شخص تجھ سے زیادہ قریب ہو وہ تیرے حسن سلوک کا حقدار ہے۔'' (مسلم، البر والصلہ: ۲۵۹۸)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ماں کی خدمت کا حق باپ سے بڑھ کر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ماں کے حق کو تین مرتبہ اور باپ کے حق کو ایک بار بیان کیا ہے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماں نے حمل، وضع حمل، دودھ پلانے، دودھ چھڑانے اور پرورش وپرداخت کے متعلق باپ کے مقابلہ میں زیادہ تکلیف اٹھائی ہے اور اس سلسلہ میں بہت صعوبتوں اور مشقتوں کو برداشت کیا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس کا ایک واضح اشارہ ملتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف سے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور تکلیف سے اسے جنم دیا۔'' (الاحقاف: ۱۵)

بہرحال انسان کو چاہیئے کہ ماں کے حقِ خدمت کو فراموش نہ کرے اور خوشگذاری کو اپنے لئے سعادت خیال کرے۔ (واللہ اعلم)

بے وضو دعا کرنا

سوال بعض اوقات میں رات کو دو بجے بیدار ہو جاتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا شروع کر دیتی ہوں، حالانکہ میں نے وضو نہیں کیا ہوتا، کیا بے وضو دعا کی جا سکتی ہے؟

جواب بے وضوء دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں حتیٰ کہ بحالت جنابت بھی دعا کی جا سکتی ہے کیونکہ دعا کیلئے طہارت شرط نہیں، بلکہ دعا کا انسان ہر وقت محتاج رہتا ہے۔ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے دعا کے لئے طہارت کو شرط نہیں رکھا، لیکن طہارت اور وضو کے ساتھ دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید کی جا سکتی ہے، خصوصاً سجدہ کی حالت میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے میں ہوتا ہے لہٰذا اس حالت میں کثرت سے دعا کیا کرو۔'' (صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۴۸۲) بہرحال دعا کے لئے باوضو ہونا شرط نہیں، انسان بے وضو دعا کر سکتا ہے، اگر باوضو اور طہارت کی حالت میں دعا کی جائے تو بہتر ہے۔ (واللہ اعلم)

عقلمندوں اور بیوقوفوں کی پہچان

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صلاح البدیر حفظہ اللہ
مترجم: جناب حافظ محمد سرور — نظر ثانی: جناب حافظ عبدالحمید ازہر رحمہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

اللہ سے ڈرو، اس کا ڈر بہترین اثاثہ ہے اور اس کی فرمانبرداری بڑی بلند نسبت ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔''

اے اہل اسلام! عقل، غور وفکر اور چارہ سازی کا ایک ذریعہ ہے۔ ذمہ داری کی بنیاد ہے اور فضیلت کی علامت ہے (عقل کا معنی دراصل ''باندھنا'' ہوتا ہے) اور عقل کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ آدمی کو تباہی کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتی ہے، اسے برے قول اور فعل سے روکتی اور اسے لایعنی امور سے باز رکھتی ہے۔ کسی بھی آدمی کے پاس اس عقل سے بڑا اثاثہ کوئی نہیں جو اسے سیدھی راہ دکھائے اور تباہی سے بچائے۔

آدمی دراصل عقل سے عبارت ہے۔ آدمی کے مرتبے کی بنیاد اس کا دین ہے اور اس کی وضعداری کی عمارت اس کے اخلاق پر کھڑی ہوتی ہے۔ کہنے والوں نے کہا ہے کہ ''عقل سب سے بہترین خزانہ ہے جس کے حصول کی تمنا کرنی چاہیے جبکہ جہالت سے بڑھ کر خطرناک دشمن اور کوئی نہیں۔'' یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ''بہترین اثاثہ عقل ہے اور سب سے بری مصیبت حماقت اور جہالت ہے۔''

بات کو فوری سمجھ جانا عقل کی نشانی ہے، علم اس کی خوراک ہے، لمبے عرصے پر محیط تجربے اس کی روشنائی ہیں، شریعت اس کی فرمانروا ہے اور دین اس کے نور کا درجہ رکھتا ہے۔ عقل صرف شریعت کے ذریعے راہ یاب ہو سکتی ہے جبکہ شریعت کا ادراک حاصل کرنے اور اس کے مقاصد کو سمجھنے کے لیے عقل کا استعمال ضروری ہے۔

بنیادی اصولوں کی بات ہو یا تفصیلات کی، وحی سے رہنمائی حاصل کیے بغیر عقل کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر تیرے پاس نبوت کی روشنی نہ ہو تو تنہا عقل تجھے ہرگز راستہ نہیں دکھا سکتی۔

نبوت کا نور چشم بصیرت کے لیے سورج کا درجہ رکھتا ہے، اس لیے اسے اپنا رہنما بنا لو۔ ہدایت کے دروازے صرف ان لوگوں کے لیے کھلتے ہیں جو وحی اور قرآن کو رہنما بنائیں۔ اگر تو جان بوجھ کر اس راستے سے ہٹ جائے تو سمجھ لے کہ تو منزل تک پہنچنا ہی نہیں چاہتا۔

ہر وہ شخص جان لے جو دین کو چھوڑ کر صرف عقل سے رہنمائی حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اس سے اسے ہرگز رہنمائی نہیں مل سکتی۔

تجھ سے پہلے کتنے ہی ایسے لوگ گزر چکے ہیں۔ جنہوں نے اپنی لذتوں کی تسکین کے لیے یہی روش اختیار کی، لیکن وہ عمر بھر حیران وپریشان اور جاہل رہے۔ شکوک وشبہات ہمیشہ ان کے دل پر حملہ آور ہوتے رہے حتی کہ وہ انہی کے ہاتھوں گھائل ہو کر برباد ہو گئے۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''عقل مند وہ نہیں جسے اچھے اور برے کی پہچان ہو۔ بلکہ عقل مند وہ ہے جو اچھائی کو پہچان کر اسے اپنا لے اور برائی کو پہچان کر اس سے اجتناب کرے۔''

ایک آدمی جو اپنی عمر کے ایک سو بیس سال گزار چکا تھا، اس سے پوچھا گیا کہ ''عقل کیا ہے؟'' تو اس نے جواب دیا ''عقل یہ ہے کہ تیری قوت برداشت تیری جہالت اور خواہش پر غالب آ جائے''۔

اسی طرح ایک دیہاتی سے سوال کیا گیا کہ ''عقل کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا کہ ''گناہوں سے پرہیز کرنا۔''

ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عقلمندوں میں سب سے اعلیٰ مرتبے کے لوگ وہ ہیں جو اپنے نفس کا ہمیشہ محاسبہ کرتے رہیں۔''

جس شخص کی عقل مکمل ہو، جس کا فہم کامل ہو اور جس کے اندر پہچان کی صلاحیت مضبوط ہو، ایسا شخص اپنے رب کا فرمانبردار اور تابعدار ہوتا ہے۔ عقلمندی کے اعتبار سے ہی آدمی فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (آل عمران:۷)

''اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانشمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ نصیحتیں اور خیر خواہی کی باتیں صرف انہی لوگوں کو فائدہ دیتی ہیں جو اہل عقل و دانش اور صاحبانِ فہم وادراک ہوں۔

کافروں اور مشرکوں کے پاس دیکھنے، سننے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے وہ چیز پس پشت ڈال دی جس میں ان کی زندگی پنہاں ہے اور اس شے سے منہ پھیر لیا جس میں انکی نجات کا سامان مضمر ہے۔ جہنم میں گرنے والا ایک جتھا انتہائی حسرت اور افسوس سے جہنم کے داروغوں کو کہے گا کہ

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ○ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ○﴾ (الملک:۱۰-۱۱)

''اور وہ کہیں گے کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزا واروں میں نہ شامل ہوتے۔ اس طرح وہ اپنے قصور کا خود اعتراف کر لیں گے، لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کی اس بات کا مطلب یہ ہوگا کہ ''کاش ہم ہدایت کو سن لیتے یا سمجھ لیتے یا کاش! ہم اس آدمی کی طرح سنتے جو سن کر غور وفکر کرتا ہے اور اس آدمی کی طرح سمجھتے جو بھلے اور برے میں فرق کرتا

اور جانچتا ہے تو آج ہم جہنم کا ایندھن نہ بنتے۔''

اس طرح اس آیت سے پتا چلتا ہے کہ کافر کے پاس عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔

ایک آدمی نے ایک مرتبہ کسی عیسائی کو عقلمند کہا تو اسے فوراً ٹوکا گیا اور کہا گیا کہ ''عقل مند تو وہ ہے جو اللہ کو ایک جانے اور اس کی فرمانبرداری کرے۔''

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾ (الحج:۴۶)

''کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل سمجھنے والے اور ان کے کان سننے والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں مگر وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔''

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اندھا پن آنکھوں کا نہیں ہوتا، اصل اندھا پن سوچ اور سمجھ کا ہوتا ہے۔ بظاہر آدمی کی بینائی بالکل درست ہوتی ہے لیکن اسے عبرت کی باتیں سمجھ نہیں آتیں اور حقیقت کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''تمام لوگ عقل کے میدان میں بچوں کی حیثیت رکھتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو دانش مند اور سمجھدار لوگوں کے مرتبے تک پہنچ جائیں اور حق کا علم اور معرفت حاصل کرنے کے بعد اس پر عمل کریں۔''

اس لیے حقیقی عقل مند وہی ہے جو صرف اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اپنے آپ کو خواہش پرستیوں سے باز رکھے، خود کو گناہگار، بے وقوف اور کم عقل لوگوں کی گندگی سے اوپر اٹھالے، جہالت، گناہ اور حرام کی دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کی نجاست سے پاک ہو جائے، اپنے مالک کی جانب دوڑے، اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور توبہ کرے۔

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر:۱۸)

''یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی دانشمند ہیں۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد: اے اہل اسلام!

حماقت عقل کی ضد اور اس کا الٹ ہے بلکہ عقل کا فتور ہے۔ عربی زبان میں بازار کو اس وقت حماقت سے متصف کیا جاتا ہے جب اس میں خسارہ آنے لگے یعنی احمق آدمی عقل اور سوچ میں خسارے کا شکار ہوتا ہے۔

کسی اور دانشمند کا قول ہے کہ احمق کی چھ نشانیاں ہیں ''بلاوجہ اشتعال میں آجانا، بے محل خرچ کرنا، بغیر کسی مقصد کے بولنا، ہر کسی پر اعتماد کرنا، راز کی بات پھیلا دینا اور دوست اور دشمن کو نہ پہچاننا۔ ایسا شخص زبان پر آئی ہر بات کہہ ڈالتا ہے اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ بڑا عقل مند ہے۔''

اسی طرح احمق کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ''بات کرنے میں جلد بازی کرتا ہے، جب بولتا ہے تو گھبرا جاتا ہے اور اگر اسے برے کام کی ترغیب دلائی جائے تو اس پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح احمق کی نمایاں علامات یہ ہیں: بے وقعت ہونا، کم ظرفی، جہالت، بے حیائی، بے وقوفی، بے فیض ہونا، خود پسندی، غفلت، کوتاہی، علم سے محروم ہونا، اچھوں کے ساتھ دشمنی کرنا، بروں کے ساتھ میل جول رکھنا، بغیر تحقیق کے باتیں پھیلانا، ہر وقت جھگڑتے رہنا، ہر کسی سے دشمنی اور جھگڑا کرنا، اپنے سے بڑے مرتبے والے کی قدر نہ کرنا اور اعتماد کرنے والے کے ساتھ بے وفائی کرنا۔

اس لیے ان بری باتوں سے بچو اور ان پختہ فہم اور دانش مند لوگوں کے سانچے میں ڈھل جاؤ جو اشیاء کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں اور پھر اچھائیاں اپنا لیتے ہیں اور برائیوں سے باز رہتے ہیں۔

ان لوگوں کے راستے پر چلنے سے بچو جن کی عقلیں حیرانی، پریشانی اور غفلت میں ڈوبی ہوئی ہیں اور جن کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (الانفال:۲۲)

''یقیناً خدا کے نزدیک بدترین قسم کے جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلندی عطا فرما۔ شرک اور مشرکین کو ذلیل کر دے اور اے رب العالمین! دین کے تمام دشمنوں کو تباہ فرما۔

اے اللہ! حرمین شریفین کی سرزمین کو ہمیشہ امن، استحکام، عزت اور خوشحالی کیسائے میں رکھ اور اس سرزمین کے قائدین کو ایسے کاموں کی توفیق دے جن میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی بہتری ہو۔

اے اللہ! تمام مسلمان حکمرانوں کو اپنی شریعت نافذ کرنے اور اپنے نبی ﷺ کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! اے پروردگار عالم! مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن، استحکام اور خوشحالی عطا فرما۔ اے اللہ! اے پروردگار عالم! مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن، استحکام اور خوشحالی عطا فرما۔

اے اللہ! فلسطین میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! برما میں ہمارے بھائیوں کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے پروردگار عالم! ہر جگہ ہمارے بھائیوں کی اور اہل سنت والجماعت کی مدد فرما۔ اے اللہ! اے رب العالمین! مشرکوں، بت پرستوں اور خرافات کے پجاریوں کے خلاف ان کی مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے بیماروں کو شفاء عطا فرما دے، ہمارے مصیبت زدگان کو عافیت سے نواز، ہمارے فوت شدگان پر رحم فرما، ہمارے قیدیوں کو رہائی عطا فرما اور اے جہانوں کے پالن ہار! ہم سے دشمنی کرنے والوں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

اے اللہ! بھوک کے مارے مسلمانوں کی بھوک مٹا۔ اے اللہ! بھوک کے مارے مسلمانوں کی بھوک مٹا۔ لباس سے محروم مسلمانوں کو لباس عطا فرما۔ بے خانماں لوگوں کو ٹھکانا عطا فرما، زخمیوں کو شفا دے دے۔ اے اللہ! ہماری پکار سن لے۔ اے اللہ! ہماری دعاء سن لے اور ہماری پکار قبول فرما۔ آمین یا رب العالمین!



والدین کے حقوق

تحریر
جناب مولانا
عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں والدین کے حقوق کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

﴿قل تعالوا...... وبالوالدین احسنا﴾ (النساء:)

''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرو۔''

امام ابن کثیرؒ نے والدین کے ساتھ احسان کے بارے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کی وصیت فرمائی ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمہارے والدین کو تمہیں عدم سے وجود بخشنے کا سبب بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے مقامات پر جہاں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے وہاں اس کے ساتھ ہی والدین سے حسن سلوک کا بھی حکم دیا ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ تَعَالَوْاْ أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئاً وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً﴾

(الانعام:۱۵۱)

''کہہ دیجئے! آؤ میں پڑھ کر سناتا ہوں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے، یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔''

اللہ رب العزت نے والدین کے حقوق کے حوالے سے یوں ارشاد فرمایا:

﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيماً﴾ (بنی اسرائیل:۲۳)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام کے ساتھ بات چیت کرنا۔''

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ ربوبیت الٰہی کے تقاضوں کے ساتھ اطاعتِ والدین کے تقاضے پورے کرنا بھی اشد ضروری ہے۔

بڑھاپے میں بطور خاص اُن کے سامنے ''ہوں'' تک کہنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے اور ان کو ڈانٹنے ڈپٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ بڑھاپے میں والدین کمزور، بے بس اور لاچار ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اولاد جوان اور وسائل معاش پر قابض ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جوانی کے الھڑ اور دیوانے جذبات اور بڑھاپے کے سرد و گرم چشیدہ تجربات میں تصادم ہوتا ہے۔ یہ بڑا نازک مرحلہ ہوتا ہے۔ ان حالات میں والدین کے ادب واحترام کے تقاضوں کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھنا اور ہر وقت و ہر حال میں والدین کی خدمت اور اطاعت کرنا اولاد کے لیے فرضِ لازم کی حیثیت رکھتا ہے۔

احادیث کی روشنی میں والدین کا درجہ

عبداللہ بن مسعود ؓ ایک مشہور صحابی ہیں۔ خیر کے کاموں میں پیش پیش رہنے والے ہیں، نیکی میں سبقت لے جانے والے ہیں۔ آپ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کر رہے ہیں:

((ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ؟))

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟'' آپ نے فرمایا کہ

((الصلاۃ علی وقتھا))

نماز اپنے وقت پر...... عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا، ان کی اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔'' (صحیح البخاری' مواقیت الصلاۃ' حدیث: ۵۲۷)

ذرا غور فرمائیں اللہ کے رسول ﷺ نے نماز کے بعد جس نیک کام کو دوسرے نمبر پر رکھا وہ والدین کی اطاعت اور فرماں برداری ہے۔ اللہ رب العزت عبداللہ بن مسعود ؓ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، انہوں نے ان سوالات کے ذریعے اسلام کی راہوں کو مزید روشن کر دیا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت جاہمہ بن عباس آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت ادب سے عرض کیا: میں غزوہ میں شرکت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ کی خدمت میں مشورہ کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ پوری امت کے خیر خواہ اور معلم تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

((ھل لك من ام))

''کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟''

جاہمہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ کے رسول ﷺ میری ماں زندہ ہے۔ کائنات کی سب سے سچی ہستی نے ارشاد فرمایا:

((فالزمھا فان الجنة تحت رجلیھا)) (سنن النسائی، الجھاد، حدیث:٣١٠٦، ومسند احمد: ٤٢٩/٣)

''جاؤ اپنی والدہ کی خدمت کرو کہ جنت اُس کے قدموں تلے ہے۔''

عربی زبان میں والدین کی اطاعت اور فرماں برداری کو بر الوالدین کہا جاتا ہے۔ البر کا لغوی مفہوم صدق، اطاعت اور اصلاح ہے، اس کا الٹ عقوق ہے۔ البر کا شرعی مفہوم وسیع ہے۔ اس میں والدین کے ساتھ احسان کرنا، جن معروف کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو پورا کرنا، والدین کی عزت کرنا، ان کی اطاعت کرنا، ان کی خوشنودی کا آرزو مند رہنا، اپنے آپ کو ان کی خدمت کے لیے وقف رکھنا، ان کے ساتھ نرمی کرنا، ان کی دیکھ بھال کرنا، ان کی نافرمانی سے بچنا اور ان کو جو تکلیف اور پریشانی لاحق ہو اسے دور کرنا بھی شامل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((البر حسن الخلق))

(صحیح مسلم، البر والصلة، حدیث: ٢٥٥٣)

''نیکی کرنا حُسن اخلاق میں سے ہے۔''

والدین کو راضی رکھنے کے چند رہنما اصول

والدین کے ساتھ حسن سلوک خصوصاً والدہ کی اطاعت اور فرماں برداری پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ

نے بہت زور دیا ہے۔ خاص طور پر جب والدین بوڑھے ہو جائیں تو ان کی عزت و احترام اور ان کے احکام کے احترام کا تقاضا یہ ہے کہ اولاد ان کے سامنے جھک جائے اور ان کی فرمائش پوری کرے۔

حقوق والدین تو کبھی پورے ہو ہی نہیں سکتے، البتہ بعض ایسے طریقے ضرور ہیں جن پر عمل کر کے آپ ان کی رضا حاصل کر سکتے ہیں، ان کو خوش کر سکتے ہیں، مثلاً: مختلف مواقع، جیسے عیدالفطر، عیدالاضحیٰ یا رمضان المبارک کے آغاز پر، اُن کی خوشیوں کا خیال رکھا جائے۔ بیٹے یا بیٹی، پوتی، بہن یا بھائی کی شادی کے موقع پر ان سے پوچھیں کہ اس موقع پر ان کا مشورہ، رائے اور خواہشات کیا ہیں؟ آپ شادی کے اس موقع پر کون سا لباس پسند کریں گے؟ ان سے مشورہ کریں کہ شادی شدہ نئے جوڑے کو کیا چیز تحفے کے طور پر دی جائے۔ اگر آپ کسی دوسرے شہر میں ہیں تو یہ باتیں فون پر بھی ہو سکتی ہیں۔ اگر کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہو تو سکائیپ کے ذریعے سے ایک دوسرے کے روبرو بیٹھ کر مشورہ کر لیں۔

والدین کو محسوس کرائیں کہ وہ ہر معاملے اور مشورہ میں شریک ہیں، مثلاً: گرمی کا موسم آ رہا ہے یا سردی کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ آپ والدہ صاحبہ سے یا والد صاحب سے کہیں کہ چلیں بازار چلتے ہیں، وہاں سے آپ کی مرضی کے کپڑے خریدتے ہیں۔ اگر وہ کسی وجہ سے جانے پر راضی نہ ہوں تو ان کی پسند اور مرضی کے مطابق کپڑے خرید کر پیش کر دیں۔ اس طرح آپ دیکھیں گے کہ ان کو کتنی خوشی ہوتی ہے اور ان کے منہ اور دل سے آپ کے لیے کتنی دعائیں نکلتی ہیں۔

آپ موقع کی مناسبت سے اُن کو سرپرائز بھی دیں۔ اچانک ان کے سامنے ان کی پسند یا ضرورت کی چیزیں رکھ دیں۔ نہایت ادب اور احترام سے بتائیں کہ اماں جان یا ابا جان! میں بازار میں تھا، آپ کی ضرورت اور پسند کی چیزیں میرے دل کو بھا گئیں، اس لیے میں نے آپ کے لیے خرید لیں، انہیں قبول فرمائیں۔ اس قسم کے کاموں سے والدین کو بے حد خوشی ہوتی ہے۔

مجھے اپنی ذاتی زندگی کا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے۔ میں ایک کام کی غرض سے امریکہ میں مقیم تھا۔ ہیوسٹن شہر میں پرانی کاروں کا ایک شوروم تھا۔ وہاں سات سیٹوں والی ایک گاڑی میرے دل کو بھا گئی، میں نے اسے خرید لیا۔ میں نے والدہ صاحبہ کو فون کیا، انہیں گاڑی خریدنے کی اطلاع دی اور کہا کہ اس میں ایک سیٹ آپ کے لیے مخصوص ہے۔ بس پھر کچھ نہ پوچھیے ان کو میری اس بات سے اس قدر خوشی ہوئی کہ وہ کئی دن تک میرے اس فون کا چرچا کرتی رہیں۔ اپنے ملنے اور جاننے والوں کو بتاتی رہیں کہ میرے عبدالمالک نے گاڑی خریدی ہے جس میں ایک سیٹ میرے لیے بھی رکھی ہے۔ میں نے بلاشبہ ان سے غلط بات نہیں کہی تھی۔ انہیں گاڑی میں بہرحال بیٹھنا تو تھا ہی مگر صرف میری اس بات سے کہ ''ایک سیٹ آپ کی ہے!'' ان کو جو مسرت نصیب ہوئی اس کا مجھے اندازہ ہی نہیں تھا۔ یہ واقعہ جب بھی یاد آتا ہے، مجھے یہ نازک سا خیال ضرور آتا ہے کہ ماں کی محبت کا پیالہ بھی کتنا اُتھلا ہے جو بیٹے کی ایک ننھی سی بات سُن کر ہی خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے۔

اگر آپ سفر کے لیے روانہ ہو رہے ہیں تو کوشش کریں کہ سب سے آخر میں جنہیں الوداع کہیں وہ آپ کے والدین ہوں اور آپ کی آنکھوں نے سب سے آخر میں ان کا دیدار کیا ہو۔ روانگی سے پہلے ان کے پاس بیٹھ جائیں، ان کو بتائیں کہ میں سفر پر جا رہا ہوں۔ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیاب کرے۔ سفر کی مشکلات سے محفوظ رکھے، راستہ میں کوئی تکلیف نہ ہو۔

آپ والدین کے چہرے ہی سے محسوس کر لیں گے کہ وہ آپ کی ان ننھی ننھی دلنواز باتوں سے کتنے خوش ہیں اور پھر یقیناً ان کی قبول ہونے والی دعاؤں کے بھی آپ حقدار بن جائیں گے، ان شاء اللہ۔ اسی طرح جب آپ سفر سے واپس تشریف لائیں تو ممکن صورت میں سب سے پہلے والدین کے پاس جائیں۔ بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ ملاقات کے لیے مناسب وقت کا انتظار کریں۔ اگر ان کی صحت اجازت دیتی ہو اور وہ سو نہ رہے ہوں تو پھر فوراً ان کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہو جائیں۔ ان کے پاس بیٹھیں، ان کے حالات، ان کی صحت اور دیگر امور کے بارے میں پورے اطمینان اور احترام سے ان کی باتیں سنیں۔ انہیں اپنے سفر کے حالات بتائیں۔ اگر اس سفر میں کوئی نمایاں کامیابی ہوئی ہے تو انہیں یہ خوش خبری ضرور سنائیں۔

دوران سفر کوششیں کریں کہ روزانہ ایک مرتبہ اُن سے بات ضرور ہو جائے۔ یہ دورانیہ چاہے چند منٹ ہی کا ہو۔ کیونکہ ان کی مامتا کو آپ کی آواز سن کر ہی قرار ملے گا۔ آپ کا فون کرنا ان کے لیے کتنی ناقابل بیان مسرت کا سبب بنے گا۔ شاید آپ اس کا تصور بھی نہ کر سکتے ہوں۔

سفر کے علاوہ اگر آپ اُس شہر میں مقیم نہ ہوں جہاں آپ کے والدین کا گھر ہے تو اس صورت میں آپ لازماً فون پر ان کی خیریت دریافت کرتے رہا کریں۔ انہیں اپنے حالات اور واقعات کی خبر کرتے رہا کریں۔ اگر آپ اسی شہر میں مقیم ہیں جہاں والدین کا گھر ہے اور کسی وجہ سے وہ آپ کے ساتھ نہیں رہتے تو اس صورت میں آپ کوشش کریں کہ روزانہ ان کی زیارت کے لیے جائیں۔ ممکن ہو تو ان کے ساتھ ایک وقت کا کھانا کھائیں۔ چائے نوش کریں۔ ان کے ساتھ دل کو خوش کرنے والی باتیں کریں، ان کا دل بہلائیں اور ان سے دعائیں لیں۔

والدہ صاحبہ سے ملاقات کے دوران ان کے ہاتھ اور ماتھے پر بوسہ دیں۔ ممکن ہو تو اُن کے قدموں کو چومیں۔ راقم الحروف نے بار بار اپنی والدہ محترمہ کے پاؤں چومنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ میں ان کے پاؤں اپنے گالوں پر رکھ لیتا۔ ان کو ہلکا ہلکا تھپتھپاتا، کبھی کبھی گدگدی بھی کرتا ان کو چومتا اور لذت لیتا۔

جن لوگوں نے اپنے والدین کی عزت و توقیر کی، ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوما، ان کی اولاد بھی اپنے والدین کی عزت و توقیر کرتی ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم نے اپنی زندگی میں اپنے والدین کی عزت و توقیر کی۔ ان کے ہاتھوں اور سر کو چوما، آج ہماری اولاد ہمارے ہاتھ چومتی ہے۔ خود میرا بیٹا طلحہ جو ان دنوں انگلینڈ میں زیر تعلیم ہے، تعطیلات میں گھر آیا تو کہنے لگا: ''ابو جان! میں وہاں سے یہ نیت کر کے آیا ہوں کہ میں روزانہ کم از کم تین مرتبہ آپ کی مالش کیا کروں گا۔ عموماً بچے رات کو پاؤں دباتے ہیں۔ خود میرا تجربہ ہے کہ اگر آپ بیمار ہیں یا تھکے ہوئے ہیں تو بچے آپ کو دبانا شروع کر دیتے ہیں جس سے چند ہی منٹ میں آپ کی طبیعت تر و تازہ ہو جاتی ہے۔ آپ کی آدھی سے زیادہ بیماری یا تھکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔

آپ اپنی اولاد کو اپنی دادی جان، دادا جان، نانا جان، نانی جان اور دیگر عزیز و اقارب کے بارے میں

بتائیں۔ ان کے مقام اور مرتبے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل کیے ہیں ان کو بیان کریں۔ ان کے دل میں ان کی محبت پیدا کریں، ان کے سامنے اپنے والدین کی خدمت کریں، تاکہ آپ ان کے لیے نمونہ بن سکیں۔

اپنے والدین کی ضروریات زندگی خود اپنے ہاتھوں سے پوری کریں، مثلاً صفائی سے ان کے بستر لگادیں، ان کے جوتے پالش کر کے تیار رکھیں، ان کے کپڑے استری کر کے الماری میں لٹکائیں۔ ممکن ہے کہ گھر میں نوکرانی ہو یا آپ کی بیٹی یا بیوی یہ خدمت انجام دے مگر والدین کے یہ ذاتی کام کر کے جو مزہ آپ کو ملے گا وہ دوسروں کے ہاتھوں سے آپ کو کبھی میسر نہیں آئے گا۔ اس طرح آپ دیکھیں گے کہ آپ اپنے والدین کے کس حد تک قریب ہوتے ہیں۔ ان کی چیزوں کو وقت پر ترتیب دیں۔ اگر اُن سے وعدہ کیا ہے کہ میں فلاں وقت آؤں گا تو اُسے ہر حالت میں پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی مجبوری پیش آجائے تو لازماً اُن کو اطلاع کریں۔ زندگی میں آپ کو یقیناً بہت ساری کامیابیاں ملتی ہیں۔ آپ اُس ترقی اور کامیابی کو ہمیشہ اپنے والدین سے منسوب کریں کہ اُن کی دعاؤں سے اور ان کی اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں مجھے یہ کامیابی ملی ہے۔ والدین کو ان باتوں سے بڑی خوشی اور فخر کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچے کی تربیت کے نتائج اپنی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اولاد کی تمام تر کامیابیاں، والدین ہی کی کامیابی ہوتی ہے۔

اپنی کامیابی اور ترقی کی اطلاع سب سے پہلے والدین کو دیں۔ اپنے راز کی باتیں اُن کو بتائیں۔ اُن کو اس میں شریک کریں۔ اس سے اُن کو عجیب فرحت اور خوشی ملے گی۔ آپ اُن کے دل کے قریب ہو جائیں گے۔ اُن کو احساس ہوگا کہ ہمارا بیٹا اِس عمر میں بھی ہمارا تابع فرماں ہے۔ بوڑھے والدین کے علاج معالجے، ان کے لیے مطلوبہ آلات اور ادویات مہیا کرنا اپنی اولین ذمہ داری سمجھیں۔ اگر اُن کو بلڈ پریشر ہے یا شوگر کا مرض لاحق ہے تو اچھے ڈاکٹر سے مناسب وقت پر چیک اَپ کرواتے رہا کریں۔ اگر مالی وسائل اجازت دیں تو بلڈ پریشر اور شوگر کے لیے بازار سے مشینیں دستیاب ہیں، ان کو خرید کر گھر میں رکھیں۔ آپ خود ان کے استعمال کا طریقہ سیکھیں۔ ذرا تصور کریں کہ آپ صبح یا شام اپنے والدین میں سے کسی کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں اماں جان، ابا جان! میں آپ کا بلڈ پریشر چیک کرنا چاہتا ہوں۔ خاصے دن گزر گئے ہیں آپ کی شوگر چیک نہیں کی۔ لایئے میں آپ کی شوگر چیک کردوں۔ یہ چند منٹوں کا کام ہے مگر اس سے والدین کے دل و دماغ میں آپ کے لیے محبت و پیار کے زمزمے بہہ اٹھیں گے۔

کہتے ہیں کہ بڑھاپا خود ایک بیماری ہے۔ آپ والدین کے ماہانہ چیک اپ کا بندوبست کریں۔ ڈاکٹر سے ان کے لیے وقت حاصل کریں۔ اُن کا ہر دو یا تین ماہ بعد میڈیکل چیک اپ کروائیں۔ اس سے آپ کو بھی اور آپ کے والدین کو بھی صحت کے حوالے سے اطمینان رہے گا۔

فرض کیجئے کہ والدین کی رپورٹ مثبت آتی ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو اپنی خوشی میں شریک کیجئے۔ انہیں بتایئے کہ الحمدللہ! آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کی رپورٹ بالکل مثبت اور اطمینان بخش ہے۔ آپ کو اللہ کے فضل سے کوئی بیماری نہیں اور آپ بالکل تندرست ہیں۔ اگر خدانخواستہ ان کی بیماری خطرناک ہے تو پھر ان کو ہر چیز بتانے کی ضرورت نہیں۔ صبح وشام ان پر آیات اور مسنون اذکار پڑھ کر دم کریں۔ جس مقام پر درد یا کوئی تکلیف ہے، اس جگہ ہلکی ہلکی مالش کریں، سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ ان شاء اللہ ان کو راحت ملے گی۔

انہیں تسلی دیں کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں، آپ ان شاء اللہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ اُن کو ایسے واقعات نہ سنائیں جن سے ان کی پریشانی میں اضافہ ہو، مثلاً ان سے یہ کہنا قطعاً نامناسب ہے کہ اس بیماری میں ہمارا فلاں رشتہ دار یا دوست وفات پا گیا تھا۔ بلکہ ان کو حوصلہ دیں کہ اسی کا نام تو زندگی ہے۔ یہاں بیماری اور تندرستی ہر ایک کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ یہ جو آپ پر بیماری آئی ہے ان شاءاللہ یہ آپ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ بس چند دنوں کی بات ہے کہ آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔

اس طرح کی باتوں سے یقیناً والدین بہت خوش ہوں گے اور آپ کو ڈھیروں دعاؤں سے نوازیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے والدین کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری سعودی عرب روانہ ہو گئے

ممتاز خطیب وادیب اور پیغام ٹی وی کے پروگرام مینیجر جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری عمرہ کی ادائیگی کیلئے 10 فروری کو سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ ائیرپورٹ پر ان کے احباب اور کارکنوں نے انہیں الوداع کیا۔ دعا ہے بسلامت روی وباز آئی۔ (ادارہ)

مدیر اعلیٰ کی سعودی عرب روانگی!

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور کے مدیر اعلیٰ جناب بشیر انصاری 14 فروری کو عمرہ مقدسہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ آپ کی عدم موجودگی میں جناب عبداللہ بخش ادارت کا فریضہ انجام دیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدیر اعلیٰ موصوف کا عمرہ قبول ومنظور فرمائے اور ان کا سفر حرمین شریفین خیر وعافیت سے گزرے اور واپس آئیں۔ (ادارہ)

جناب وقار احمد اعوان کی تقرری

جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب چیئرمین پیغام ٹی وی نے وقار احمد اعوان کو ملتان، بہاولپور اور ڈی جی خاں ڈویژن کے لئے ہیڈ ڈسٹری بیوٹر مقرر کیا ہے۔ آپ مقررہ علاقوں میں پیغام ٹی وی کی نشریات کو پہنچانے کے ذمہ دار ہونگے۔ اسی علاقہ کے پندرہ روزہ دورہ آپ روانہ ہو چکے ہیں، ذمہ داران ان سے تعاون فرمائیں۔ ادارہ آپ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔ (ادارہ)

اپیل دعائے صحت

مولانا مختار احمد طیب آف لاہور کینٹ شدید علیل ہیں، احباب جماعت سے دعا کی اپیل ہے۔

0336-1690618, 0321-4173118

منجانب:۔ میاں عتیق الزمان

توسیع اشاعت مہم

ہفتہ رفتہ میں جناب محمد ابراہیم عابد ناظم تبلیغ سٹی کنگن پور کی کاوشوں سے 6 عدد مجلہ اہل حدیث مختلف احباب کے نام جاری کروائے گئے۔ ادارہ اہل حدیث ان کے اس اقدام پر تحسین کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ انہیں اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

برمی مسلمانوں کا قتل عام

تحریر: جناب میاں عبداللہ بخش

میانمار کی ریاست اراکان میں گزشتہ ڈیڑھ دو برسوں سے مسلمانوں کے قتل عام اور بڑے پیمانے پر پناہ گزیں بننے و ہجرت کرنے کی خبریں آ رہی ہیں۔ اس دوران وہاں کے مسلمانوں پر ظلم و بربریت سے متعلق انسانی حقوق کی مقامی و بین الاقوامی تنظیموں کی کتنی رپورٹیں منظر عام پر آ چکی ہیں، لیکن اس ظلم و بربریت کو روکنے کے لئے اقوام متحدہ یا بین الاقوامی برادری کی طرف سے اب تک کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ تحقیقات کا مطالبہ تو کئی بار ہوا اور مظالم بند کرنے کی اپیل تو کی گئی لیکن حکومت کے انکار اور ہٹ دھرمی کے باوجود اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کچھ دنوں پہلے یہ رپورٹ آئی تھی کہ میانمار میں سکیورٹی فورسز مسلمانوں کو پکڑ کر دور دراز جنگلوں میں چھوڑ دیتی ہے، جہاں بھوک اور پیاس کی وجہ سے ان کی موت ہو جاتی ہے۔ اب تھائی لینڈ میں کام کرنے والی انسانی حقوق کی ایک تنظیم نے اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں یہ انکشاف کیا ہے کہ میانمار میں گزشتہ ہفتے ۴۰ سے زیادہ مسلمانوں کے قتل کی ذمے دار سکیورٹی فورسز ہیں۔ تنظیم کے ارکان کا واضح طور پر کہنا ہے کہ انہوں نے جب اس واقعے کے عینی شاہدین اور دیگر افراد سے اس بابت بات چیت کی تو انہوں نے سکیورٹی فورسز کے ذریعے مسلمانوں کے قتل عام کی تصدیق کی۔ ان کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ مقتولین جن میں خواتین اور بچے بھی شامل تھے، ان کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ مغربی ریاست اراکان میں سرکاری پابندی کی وجہ سے کسی بیرونی شخص کو وہاں جانے کی اجازت نہیں، اس لئے پورے حقائق سامنے نہیں آ پاتے۔

بہر حال تھائی لینڈ کی تنظیم نے مقتولین کی تعداد ۴۰ سے زیادہ بتائی ہے لیکن اقوام متحدہ نے ان کی تعداد ۴۸ بتا کر حکومت میانمار سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعے کا نوٹس لے اور فوری غیر جانبدار تحقیقات کرا کے ذمے داروں کا تعین کرے۔ اقوام متحدہ نے یہ نوٹس اپنے ہی ادارے برائے انسانی حقوق کی رپورٹ پر لیا ہے، جس کے پاس مذکورہ واقعے کے علاوہ ایسی رپورٹیں بھی ہیں کہ روہنگیا میں مختلف مواقع پر نہ صرف مسلمانوں کو قتل کیا گیا بلکہ انہیں اغوا کیا گیا اور ان پر تشدد بھی ہوا۔ میانمار نے حسب عادت مسلمانوں کے قتل عام سے متعلق رپورٹوں کو ایک بار پھر غلط بتایا۔ صدارتی ترجمان نے قتل عام سے متعلق اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کو غلط بتایا۔ لیکن اس بات کا جواب دینے سے حکومت پھر کترائی کہ مسلمانوں کے خلاف تشدد کیوں بند نہیں ہو رہا؟ اور حکومت انہیں تحفظ کیوں نہیں فراہم کر رہی ہے؟

میانمار میں ۲۰۱۱ء میں ۴۹ سالہ آمریت کا خاتمہ تو ہو گیا لیکن ملک نسلی تعصب کے ایسے بھنور میں پھنس گیا ہے کہ جمہوریت اور جمہوریت پسند لیڈروں کے لئے اب بھی کوئی گنجائش نہیں۔ جس آنگ سان سوچی کو جمہوریت کا علمبردار کہا جاتا تھا جو برسوں تک نظر بند رہنے کے بعد بڑی مشکل سے رہا بھی ہوئیں تو اب جمہوریت اور جمہوری حقوق کے لئے ان کی آواز بند ہے۔ اراکانی مسلمانوں کے قتل پر انہیں کوئی افسوس نہیں ہے۔ نہ ہی وہ اس کے خلاف آواز بلند کرتی ہیں۔ شاید ان کی جمہوریت پر بھی نسل پرستی کی چھاپ ہے اور وہ صرف ذاتی اقتدار کے لئے ہے۔

جس بدھ مت کو تشدد کے خلاف اور انسانیت کا ہمدرد بتایا جاتا ہے، اس کے اندر چھپی ہوئی دہشت گردی اور حیوانیت میانمار میں پوری طرح بے نقاب ہو چکی ہے۔ دیکھنے میں سیدھے سادے اور خاص وضع قطع میں بدھ مت کے پیروکار میانمار میں مسلمانوں کے خلاف جس قتل و غارت گری کا مظاہرہ کر رہے ہیں، اس سے ان کی اور ان کے مذہب کی اصلیت بھی سامنے آ گئی ہے۔ کیونکہ اس قتل و غارت گری پر دنیا میں موجود ان کے مذہبی رہنما بھی خاموش ہیں۔ رہی بات حکومت میانمار کی تو اتنے طویل عرصے تک اور بڑے پیمانے پر مسلمانوں کا قتل عام اس کی نگرانی اور سرپرستی کے بغیر جاری نہیں رہ سکتا۔ اگر انسانیت نہیں تو صرف لاء اینڈ آرڈر کی نظر سے دیکھیں، تب بھی کوئی حکومت کم از کم دو برسوں تک تماش بین نہیں بن سکتی۔ آج تک حکومت نے نہ تو تشدد کی تحقیقات کے لیے کوئی کمیشن بنایا اور نہ سکیورٹی فورسز کو تشدد بند کرانے کی کوئی واضح ہدایت دی۔ ایسے بے شمار فوٹو اور ویڈیوز منظر عام پر آ چکے ہیں، جن میں سکیورٹی فورسز کے اہلکار تشدد روکنے کے بجائے بدھ مت کے دہشت گردوں کے ساتھ خود بھی قتل و غارت گری میں ملوث نظر آئے۔ عالمی برادری کی طرف سے بار بار توجہ دلانے کے باوجود حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ خود بین الاقوامی برادری بھی تو بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ میانمار کی حکومت نے برائے نام ذرا سی اصلاحات کا اعلان کیا تو امریکہ نے اس پر پابندیوں میں نرمی کر دی۔ برطانیہ، میانمار کی اس فوج کو ٹریننگ دے رہا ہے جو انسانیت کے قتل کا کام کر رہی ہے۔ کوئی بھی ملک اپنی بین الاقوامی ذمے داریاں نبھانے کو تیار نہیں۔

میانمار کی مغربی ریاست اراکان کے مسلمانوں کی غلطی صرف یہ ہے کہ انہوں نے حکومت کی نظر انداز کرنے کی پالیسی سے تنگ آ کر علیحدگی کی تحریک شروع کر دی۔ اس کی پاداش میں پہلے تو حکومت نے انہیں یہ سزا دی کہ ان کی شہریت ختم کر کے ان کو ملک بدر کرنے کی راہ ہموار کر دی۔ ایک ایسا قانون بنا دیا جس کے تحت اراکان کے مسلمانوں کی اکثریت شہریت سے محروم ہو گئی۔ اس پر ستم یہ کہ بدھ مت کے پیروکاروں کو مسلمانوں کے خلاف نسلی تعصب اور دشمنی پر اکسایا، جب وہ قتل کرنے پر آمادہ ہوئے تو سکیورٹی فورسز نے آگ پر تیل کا کام کیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ حکومت سے لے کر عوام تک ہر کوئی مسلمانوں کا دشمن اور قاتل نظر آتا ہے اور دنیا خاموش ہے۔ اس کی زبان کھلتی بھی ہے تو صرف اپیل اور مطالبے کے لئے جس پر کبھی عمل نہیں ہوتا۔ امریکہ جو اس طرح کی (مسلم ملکوں میں) صورت حال پر فوراً ہی ان پر حملہ کر دیتا ہے اور ان کو برباد کر دیتا ہے وہ اور دیگر مغربی ممالک میانمار میں انسانیت کے قتل پر خاموش ہیں اور کچھ بھی کارروائی نہیں کر رہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو مسلم دشمنی حکومت میانمار کی پالیسی میں کام کر رہی ہے، وہی مسلم دشمنی مغربی ملکوں کی پالیسی بھی ہے۔ تب ہی تو وہ دکھاوے کے لئے صرف زبانی جمع خرچ کر رہے ہیں اور مصنوعی ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ صرف دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیمیں ہی میانمار میں انسانیت کے قتل کا نوٹس لے رہی ہیں۔ عالم اسلام میں بھی تقریباً بے حسی طاری ہے۔

خزینۂ رحمت



انسان خطا کا پتلا ہے اس سے نادانی میں بہت سی نافرمانیاں صادر ہو جاتی ہیں، مگر انسانوں میں سے عقل مند اور سمجھدار انسان اپنی غلطی پر شرمندہ و نادم بھی ہوتا ہے اور توبۃ النصوح کے بعد اس غلطی کا دوبارہ ارتکاب نہیں کرتا۔ جب کوئی گناہ گار آدمی خالص توبہ کرتا ہے تو رحمت الٰہی اس آدمی کی غلطیوں کو معاف کر دیتی ہے۔ رحمت الٰہی کی وسعتوں اور بلندیوں سے ہر مسلمان بخوبی واقف ہے۔ ذیل کی سطور میں ہم ان افعال و اعمال کا تذکرہ کریں گے جن کو بجا لانے سے ہم رحمت الٰہی کے مستحق بن سکتے ہیں: اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمہ وقت اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے۔ آمین

☆ **اطاعت محمدی واطاعت خداوندی:** رب اقدس کی فرمانبرداری اور رسول معظم ﷺ کی تابعداری کرنے والا رحمت الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے:

فرمایا: ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (آل عمران:۱۳۲)

''اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

☆ **تقوی شعاری، زکوۃ کی ادائیگی، آیات ربانیہ پر یقین محکم، رسول معظم کی کامل اتباع کرنا:** فرمایا:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ﴾ (الاعراف:۱۵۶-۱۵۷)

''میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ چنانچہ جلد ہی میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کیلئے لکھ دوں گا جو تقوی شعار ہیں، زکوۃ دیتے ہیں اور (ان کیلئے بھی) جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ لوگ جو رسول امی نبی (محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں''

☆ **عبادت کرتے وقت درجہ احسان کو حاصل کرنا:**

درجہ احسان سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کی جائے گویا کہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں، گر یہ ممکن نہیں تو کم از کم یہ احساس تو ہو کہ وہ (اللہ) ہمیں دیکھ رہا ہے۔

﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الاعراف:۵۶)

''بے شک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے''

☆ **راہ جہاد میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہونا:**

﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (آل عمران:۱۵۷)

''اگر تم اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ان چیزوں سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

☆ **تلاوت قرآن کے وقت خاموشی اختیار کرنا اور اسے غور سے سننا:** فرمایا باری تعالیٰ نے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف:۲۰۴)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحمت الٰہیہ کے مستحق بن سکو۔''

☆ **کثرت سے استغفار کرنا:** فرمایا

﴿وَلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (النمل:۴۶)

(تعجب ہے) تم اللہ سے مغفرت طلب کیوں نہیں کرتے تاکہ اس کی رحمت تمہارے لیے خاص ہو جائے۔

☆ **مسلمانوں کے باہمی تنازعات میں ان کے درمیان صلح کروانے کیلئے کوشش کرنا:** فرمایا

﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الحجرات:۱۰)

''تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

☆ **اللہ کے عذاب سے ڈرنا خواہ اس کا تعلق دنیا سے ہو یا آخرت سے:** ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف:۶۳)

''تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسے آدمی کے ذریعے سے نصیحت آگئی جو تم میں سے ہے تاکہ وہ تمہیں (عذاب الٰہی سے) ڈرائے اور تاکہ تم (اس عذاب سے) ڈر جاؤ، اس کے بدلے میں تم پر رحم کیا جائے گا۔''

☆ **مصائب پر صبر و تحمل سے کام لینا:** ارشاد فرمایا:

﴿أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ﴾ (البقرہ:۱۵۷)

''یہی لوگ ہیں (مراد صابرین) جن کیلئے ان کے رب کی طرف سے بخشش اور (خاص) رحمت کا نزول ہوتا ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

☆ **ایمان باللہ، ہجرت فی سبیل اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو بجالانا:** ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (البقرہ:۲۱۸)

''بے شک رحمت الٰہیہ کے امیدوار وہی لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لائے، جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں علم جہاد بلند کیا، اللہ بہت زیادہ بخشنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

☆ **لوگوں کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آنا:**

لوگوں کے ساتھ شفقت کے ساتھ پیش آنے والے شخص کو رسول عربی ﷺ نے رحمت الٰہی کی خوشخبری دی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

جیسا کہ سنن ابی داؤد میں سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے منقول ہے کہ رسول رحمت ﷺ نے ارشاد

فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن (اللہ) رحم کرتا ہے تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ جبکہ مسند احمد میں ارشادگرامی قدر ہے: **ارحموا ترحموا** رحم کروتا کہ اس کے بدلے میں تم پر رحم کیا جائے۔

☆ مریض کی عیادت:

مریض کی عیادت کرنے والا خوش بخت رحمت الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے،

((إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَإِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ)) (احمد)

رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ گویا جنت کے باغوں میں چل رہا ہوتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو اس کو رب کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر مریض کی عیادت کے لیے صبح کے وقت جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسی طرح شام کے وقت عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا میں مصروف رہتے ہیں۔

☆ مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا:

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا منتظر شخص رب کی رحمتوں کو سمیٹ رہا ہوتا ہے۔

((الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَارْحَمْهُ)) (بخاری ومسلم)

''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مسجد میں نماز کا انتظار کرتا ہے تو فرشتے اس کیلئے اس وقت تک رحمت الٰہی مانگتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کا وضوٹوٹ نہ جائے۔ فرشتے دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اس کو بخش دے اس پر اپنی رحمت نازل فرما۔''

☆ اہل علم کی مجالس اور حلقات قرآنیہ میں شرکت کرنے والا:

اہل علم کی مجالس اور حلقات قرآنیہ میں شرکت کرنے والا آدمی رحمت الٰہی کو حاصل کرتا ہے۔

((ماجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله ویتدارسونه بینهم الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة وذکرهم الله فیمن عنده)) (مسلم)

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی قوم (گروہ یا جماعت) مسجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور اس کو آپس میں ایک دوسرے کو سکھاتی ہے تو اس قوم پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت الٰہی ایسی قوم کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اپنے پَر ان پر پھیلا دیتے ہیں اور عرش بریں پر اللہ ان لوگوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

☆ نماز تہجد کی پابندی کرنے والا:

نماز تہجد کی پابندی کرنے والا خوش نصیب انسان جب اپنی بیوی کو نماز تہجد کے لئے اٹھاتا ہے یا نیک بیوی اپنے خاوند کو تہجد کے لئے بیدار کرتی ہے تو رب کی رحمتیں اس جوڑے پر نازل ہوتی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ((قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ثُمَّ أَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى نَضَحَتْ)) (احمد)

''رسول رحمت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو اٹھاتا ہے اگر وہ سستی دکھائے تو اس پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے''

اسی طرح اللہ رب العزت اس نیک عورت پر بھی رحمتیں نازل کرے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے، اپنے خاوند کو اٹھاتی ہے اگر وہ سستی کرے تو اس کو پانی کے چھینٹے مار کر بیدار کرتی ہے۔

☆ اچھی بات کرنے والا چغلی، غیبت، جھوٹ اور بہتان سے باز رہنے والا خوش قسمت آدمی بھی رحمت الٰہی کا مستحق ہے۔

((رَحِمَ اللَّهُ امْرَءً ا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ)) (البیهقی، شعب الایمان، باسناد حسن: ۹/۲۱۲)

''رسول رحمت ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت اس شخص پر رحم کرتا ہے جو اچھی بات کہتا ہے اور نفع حاصل کرتا ہے اور بری بات سے خاموش رہ کر اپنے نفس کو بچا لیتا ہے''

☆ حج وعمرہ میں سرمنڈوانے والا یا بال کٹوانے والا:

حج وعمرہ میں سرمنڈوانے والا یا بال کٹوانے والا خوش بخت بھی رحمت الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ)) (مسلم)

''رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے الٰہی! سرمنڈانے والوں پر رحم فرما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "والمقصرین" الٰہی! بال کتروانے والوں پر بھی رحم فرما۔

☆ نماز عصر سے پہلے چار رکعت نفل ادا کرنا:

نماز عصر سے پہلے چار رکعت نفل پڑھنے والے خوش نصیب پر رب کی رحمتیں سایہ فگن رہتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَرضی الله عنه ((قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُم عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)) (مسند احمد، سنن الترمذی)

رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

☆ خرید وفروخت کرتے وقت نرمی سے کام لینا:

خرید وفروخت کرتے وقت فیاضی اور نرمی برتنے والے تاجر کیلئے رسول اکرم ﷺ نے رحمتوں کے نزول کی دعا فرمائی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى)) (بخاری)

باقی صفحہ 20 پر

اسلام اور عورت

تحریر
جناب حافظ عبدالواحد

اسلام ایک دین فطرت ہے جس کے ھادی اور مبلغ اعظم، پیغمبر اعظم و آخر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ جو کائنات اور خدا کی ساری خدائی میں اعلیٰ و ارفع اور دانائے سبل ہیں۔

حضور اکرم ﷺ جس دین کو لے کر تشریف لائے اس دین نے بنی نوع انسان کی ہر شعبہ ہائے زندگی میں راہنمائی فرمائی ہے۔ بلکہ اس طرح سمجھنا آسان ہوگا کہ جس طرح ایک مشین کا ہر ایک پرزہ اپنی مناسب جگہ پر رہ کر کام کرتا ہے، اسی طرح اسلام نے ہر فرد کو اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں مناسب مقام اور راہنمائی مہیا کی ہے۔

عورت ایک صنفِ نازک ہے۔ اسلام نے اس کو ایک عظیم اور مناسب مقام دے رکھا ہے۔ ایسا مقام کہ اسلام سے قبل اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ جب بیٹی کا باپ سر اٹھا کر نہیں چلتا تھا، تاوقتیکہ بیٹی کو زندہ درگور نہ کر دے۔ بیٹی کا باپ اس وقت تک گھر سے باہر ہی نہیں نکلتا تھا جب تک اس کو ختم نہ کر دے۔ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی اچھی لگنے کے باعث رکھ ہی لیتا تو باہر نکلنے پر معاشرے کی باتیں اور طعن سنتا۔ یہاں تک کہ گھر واپس آ کر بیٹی کو ختم کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ جس کے گھر میں بیٹی ہوتی اسے کم تر سمجھا جاتا اور آدمی اپنا مقام اونچا کرنے کے لئے بیٹی کو پیدا ہوتے ہی قتل کر کے فخر کرتا۔

لیکن اسلام نے جاہلیت کی ان تمام رسومات اور رواجات کو ختم کر دیا اور عورت کو ایک عظیم مقام دے دیا۔

اگر عورت بیٹی کے روپ میں ہے تو حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کر کے ان کی شادی کی میں اور وہ آدمی جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں، اور اگر عورت بیوی کے روپ میں ہے تو آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے امت کے مردوں کو ارشاد فرمایا:

((خیر کم خیر کم لاھلہ))

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے اچھا ہے۔''

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے عورت کو بھی شرم و حیا اور عفت کا لبادہ اوڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اسلام نے عورت کو ماں کے روپ میں پیش کر کے فرمایا کہ

((الجنة تحت اقدام الامهات))

''کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔''

اسلام عورت کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ وہ محفلوں کی زینت، بازاروں کی آرائش اور گلی محلوں کی آسائش بنے۔ بلکہ عورت کو شرعی طور پر پردہ دار اور گھر کی زینت دیکھنا پسند کرتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو عورت کو پردہ میں رہنے کا اسلام نے جو قانون وضع کیا ہے اس میں بڑی حکمتیں ہیں جو ایک ذی شعور انسان ذرا سی توجہ کے ساتھ بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اس کی مثال یوں ہی لیجئے کہ جب ایک عورت بے پردہ چست لباس میں ملبوس، بازاروں اور گلی محلوں میں جسم کو لچکاتی بدن کو مٹکاتی ہوئی گزرتی ہے تو وہ ہر جگہ 'نظری زنا' کی دعوت دیتی ہے۔ بعض اوقات اس بے حیائی کا شر اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے معاشرہ میں فسادات برپا ہو جاتے ہیں۔

اگر ہم اسلام کے دعویدار ہیں تو ہم مسلمان کہلواتے ہوئے اس وقت اچھے لگیں گے جب اپنے آپ کو اسلام کے اوامر و نواہی کے تابع کر لیں گے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ عورتوں کو دیکھیں تو وہ مردوں کی مشابہت کی حتی الامکان کوشش کرتی ہیں اور مرد حضرات اپنے آپ کو صنف نازک کے روپ میں ڈھالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

دعویدار تو اسلام کے ہیں لیکن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھنا پسند کرتے ہیں کہ جس حالت پر حضور اکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

((لعن النبی ﷺ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال)) (بخاری)

''نبی ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر، مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔''

اسی طرح ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے:

((لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة والمرأة تلبس لبسة الرجل))

''رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کا سا لباس پہننے والے مردوں اور مردوں کا سا لباس پہننے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔'' (سنن ابوداؤد، احمد)

تعجب کی بات ہے کہ اتنی سخت وعید کے باوجود ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی اور اس شخص سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے جس پر خاتم النبیین ﷺ لعنت بھیجیں۔

عورتوں کے پردہ دار رہنے کے بارے میں قرآن مجید کی سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں یوں ارشاد ہوتا ہے کہ ''اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں کو اور ایماندار لوگوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیں۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی عورتوں کو چادریں اوڑھنے کا حکم دیا۔ یہاں مغربی تہذیب سے مرعوب اور دین کی فہم و سمجھ سے عاری ذہن اس بات کو گردشِ ذہن بنائیں گے کہ عورت کے منہ کے پردہ کے بارے میں تو کوئی حکم نہیں۔ غور کیجیے! اس آیت مبارکہ کی تشریح میں حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں:

((قال ابن عباس رضی الله عنهما امر الله نساء المؤمنين اذا خرجن من بيوتهن لحاجة ان يغطين وجوههن من فوق رؤسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة)) (تفسیر ابن کثیر)

''ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایماندار لوگوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی کام سے نکلیں تو اپنے سروں سمیت چہروں کو اپنی چادروں سے ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ ظاہر کریں۔''

اب میں ان سے سوال کرتا ہوں جو چہرے کے پردہ کو لازمی قرار نہیں دیتے کہ کیا تمہارا ذہن ایک جلیل

القدر صحابی کے زرخیز ذہن سے زیادہ گہرا فہم رکھتا ہے؟ میری بہنو اور بھائیو! ہمیں اپنے مذہبی فریضہ اور دینی شعار کو من گھڑت سوچوں کے ساتھ جھٹلانا نہیں چاہیے۔

اسی طرح مغرب کے فرسودہ اور بے حیا نظامِ معاشرت سے ہماری بہنوں نے ایک اور خلاف شرع کام سیکھا ہے کہ اپنی شلواروں کو اپنے ٹخنوں سے اونچا اٹھا کر اپنے جسم کی نمائش کر کے اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے پر تلی ہوئی ہیں۔ حالانکہ ہمارے دین کا حکم اس کے بالکل برعکس ہے۔

آپ ﷺ سے قبیلہ بنو عبدالاشہل کی ایک عورت نے سوال کیا کہ مسجد میں آنے کیلئے ہمارے راستے میں گندگی ہے، جب بارش ہو جائے تو ہم کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا اس راستے کے بعد پاک راستہ نہیں؟ وہ اس کے بدلے میں (کپڑے کو پاک کرنے کیلئے) کافی ہے۔ (سنن ابوداؤد)

اسلامی بہنو اور بھائیو! دیکھیں دین کے اہم فریضہ نماز کے ادا کرنے کے لئے راستے میں گندگی ہونے کے باوجود نبی ﷺ نے چادر کو اوپر اٹھانے کی اجازت نہیں دی کہ بعد میں خشک اور پاک مٹی تمہاری چادروں کو پاک کر دے گی۔ لیکن یہاں تو ہماری اسلامی بہنیں مسجد کی بجائے کالج کی طرف آتے وقت بھی اپنی چادریں اور شلواریں اوپر اٹھا کر چلتی ہیں۔ شاید ہمیں فیشن نے اتنا بے حس کر دیا ہے کہ ہم اپنے فیشن کو تو پورا کریں اور دینِ اسلام کو بھول جائیں۔

نگاہ کھول اے غافل تجلی عین فطرت ہے
کبھی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا

اسی طرح ہمارے معاشرہ میں امریکہ و یورپ سے منقول ایک گندہ فیشن آیا ہے جسے اپنا کر ہمارے معاشرے کی عورتیں اپنے آپ کو مہذب تصور کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ کھلم کھلا بے حیائی ہے۔ وہ یہ کہ ایسا لباس جس سے عورت کا وجود نظر آئے یا جسم کے اعضاء محسوس ہوں تو ایسا لباس پہننے والی عورتیں جہنم کا ایندھن بنیں گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بنو تمیم کی چند عورتیں آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں، ام المومنین نے فرمایا:

((ان کنتن مؤمنات فلیس هذا بلباس المؤمنات))

''اگر تم مومن عورتیں ہو تو یہ لباس مومن عورتوں کا نہیں۔''

اسی طرح حدیث شریف میں ایک اور جگہ ہے:

((رب کاسیات فی الدنیا عاریات فی الاخرۃ))

''کتنی ہی عورتیں دنیا میں کپڑے پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔''

جتنی زیادہ کپڑے کی فیکٹریاں ہو گئی ہیں عریانی اتنی ہی زیادہ ہو گئی ہے۔ اللہ ہمیں اپنی چال ڈھال، رسم و رواج اور لباس، شریعت کے سانچے میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سعودی وفد کی تشریف آوری

امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض سعودی عرب کے مدیر ڈاکٹر سلیمان بن عبداللہ اباالخیل، پاکستان میں سعودی سفیر ڈاکٹر عبدالعزیز بن ابراہیم الغدیر، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے مدیر ڈاکٹر یوسف احمد الدریویش اور دیگر اراکین پر مشتمل وفد مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کا آغاز امام مرکز قاری عبدالوحید کی تلاوت سے ہوا۔ امیر محترم قائد ملت سلفیہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے سعودی وفد کو مرکز اہلحدیث آمد پر ہدیہ ترحیب پیش کیا۔ جس میں امیر محترم نے اہلحدیث اور سعودی عرب کے درمیان عقیدۂ توحید و سنت کی بنیاد پر استوار تعلقات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اہلحدیث نے شیخ محمد بن عبدالوہاب اور امیر محمد بن سعود کی تحریک کا بھرپور ساتھ دیا اور اب بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان سعودی عرب کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کیلئے کی جانے والی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ہم سعودی عرب کے دوستوں کو اپنا دوست اور اس کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی سعودی عرب سے محبت عقیدہ و ایمان کی بنیاد پر ہے جو ہمیشہ قائم و دائم رہے گی۔ ان شاء اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان شیخ علی محمد ابوتراب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی سرپرستی میں کی جانے والی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا۔ جن میں شعبہ مساجد، شعبہ خدمت خلق، شعبہ دعوت و تبلیغ، شعبہ وفاق المدارس السلفیہ، ہفت روزہ اہل حدیث، پیغام ٹی وی، اہلحدیث یوتھ فورس کے اہداف و مقاصد اور کارکردگی پیش کی۔ ان کے بعد ڈاکٹر یوسف الدریویش مدیر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد نے مرکزی قیادت کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ آج ہمیں بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ ہم اپنے اہل توحید بھائیوں کے درمیان موجود ہیں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اس کی قیادت کی تحسین فرمائی کہ وہ اس پُرفتن دور میں خالص اسلامی دعوت کو لوگوں تک پہنچانے کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد بھی اسی مقصد کے حصول کیلئے بنائی گئی ہے جس کی سرپرستی اب مملکت سعودی عرب کر رہی ہے۔

امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی کے مدیر سلیمان بن عبداللہ اباالخیل نے اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا کہ اہل حدیث اللہ کے رسول ﷺ کی جماعت ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اہلحدیث کی بہت فضیلت ارشاد فرمائی ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان دین حنیف کی نشر و اشاعت میں اپنا کردار بھرپور طریقے سے سرانجام دے رہی ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان ایمان و عقیدے کی بنیاد پر سعودی عرب سے محبت کرتے ہیں، اہلحدیث سے بڑھ کر کون سعودی عرب سے محبت کر سکتا ہے۔ ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کردار پر فخر کرتے ہیں۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں علما و مشائخ کو سنت مطہرہ کے مطابق اچھے اخلاق، میانہ روی اور تحمل کی انتہائی ضرورت ہے تا کہ لوگ دین کی طرف مائل ہوں۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کی بڑی مصیبت دہشت گردی ہے۔ ہمیں منفی سوچ، تخریب کاری، افراط تفریط اور تکفیر جیسے مذموم افعال سے بچنا چاہیے۔ اس سے امت میں بگاڑ اور خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ہمیشہ مثبت سوچ اور اعتدال کی راہ اپنائیں، ملک و ملت کی صلاح و فلاح کیلئے کام کریں۔ پاکستانی عوام ہمارے بھائی ہیں۔ پاکستان کے ساتھ سعودی عرب کی دوستی لازوال ہے۔ ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث کی امنگوں کے مطابق عربی لغت کی ترویج کیلئے معاہد کھولیں گے۔ جامعہ امام میں پاکستانی طلبا کے سکالر شپ میں اضافہ کریں گے اور پاکستانی طلبا کو دوسرے ممالک کی نسبت ترجیحاً داخلہ دیں گے، آخر میں سعودی مہمان نے پاک سعودیہ دوستی زندہ باد کا نعرہ بھی لگایا۔

پیغام ٹی وی کی کارکردگی تصویری جھلکیوں کی شکل میں پیش کی گئی، عربی زبان میں ایک مختصر ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس میں پیغام چینل کے اغراض و مقاصد اور آئندہ کے منصوبہ جات سے آگاہ کیا گیا۔ جس کو تمام حاضرین نے خوب سراہا۔ مہمانوں کو یادگاری شیلڈز پیش کی گئیں۔

آخری خطاب عزت مآب سفیر محترم کو کرنا تھا لیکن تھکاوٹ اور رات کا کافی حصہ گزر جانے کی بنا پر ان کے حکم سے تقریب کو مختصر کرنا پڑا۔ آخر میں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض چوہدری یٰسین ظفر مدیر جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے ادا کیے۔ اس پروقار تقریب میں ملک بھر سے علماء و مشائخ اور سعودی جامعات کے فضلاء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں معزز مہمانوں کی پرتکلف عشائیہ سے ضیافت کی گئی۔

رپورٹ: حافظ عبدالغفار ریحان، مدیر شعبہ عربی

ہمارا میڈیا اور قرآنی انتباہ

تحریر: جناب مولانا رحمت اللہ ڈوگر

ذرائع ابلاغ یا وسائلِ نشریات خواہ پرنٹ میڈیا یا الیکٹرونک میڈیا، سب دو دھاری تلوار کی مانند ہیں۔ جس طرح تلوار کا استعمال فساد و شر کے قلع قمع کرنے اور امن و آشتی، محبت و اخوت کی فضا قائم کرنے کے لیے ہوتا ہے بعینہٖ میڈیا (Media) کا کردار ہے۔ اس کی اہمیت عصرِ حاضر میں مسلمہ حقیقت کے مترادف ہے۔ یہ جہاں ملک و ملت کی اصلاح اور فلاح میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے وہاں افراد اور معاشرے کو بے مثال اور لاجواب بنانے میں بھی ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کے نمائندگان ملت قومی میڈیا کو قرآن مجید کی روشنی میں بروئے کار لائیں تا کہ ملک و قوم کی اخلاقی قدروں کی پامالی، فسق و فجور، بے حیائی و بدکرداری، قتل و غارت، لوٹ مار اور شر انگیزی جیسے مسائل کا سدباب اور تدارک ہو سکے۔

مگر ہماری بدقسمتی کی انتہا دیکھو کہ دورِ حاضر کے میڈیا کی شُتر بے مہاری اور منفی کردار نے جہاں ملکی معاشرے میں انتشار اور فساد کو جنم دیا وہاں فحاشی و عریانی، انسانی قدروں تک کی پامالی اور اخلاق سوز حرکات کے ارتکاب کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النور: ۱۹)

''جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فحاشی (بدی) پھیلے وہ دنیا و آخرت میں الم ناک (دردناک) عذاب کے حقدار ہیں۔ (اسے) اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تم (محدود علم والے) نہیں جان سکتے۔''

یوں تو یہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت مطاہرہ پر الزام و بہتان کی افواہوں کا بازار گرم کرنے والے عاقبت نا اندیش منافقین، ضعیف الایمان اور لاغر اعتقاد نفوس سے تعلق رکھتی ہے مگر قرآنی عظمت و رفعت کا حقیقی راز اسی بات میں مضمر ہے کہ اس کی عالمگیر اور آفاقی تعلیمات کو کسی خاص گروہ، مخصوص دور اور علاقے تک محدود نہ کیا جائے۔ کیونکہ قرآن ذیشان کلامِ رحمٰن کا یہ اعجاز اور انفرادیت ہے کہ ہر آیت پوری آب و تاب اور حسن و خوبی سے ہر زمانہ، ہر علاقہ اور ہر گروہ کے لیے مشعلِ راہ، منارۂ نور، مرکزِ رُشد و ہدایت اور روح پرور پیغام کی حامل ہے۔

یہاں تو اقوام و ملل ہی نہیں بلکہ اشخاص و افراد کی بابت حقائق بیانی میں بیش بہا اسباق و نصائح مطمع نظر ہوتے ہیں اور قرآن حکیم کا یہ فیض تا قیامت جاری و ساری ہے۔

اس لیے مذکورہ آیت مقدسہ کو موجودہ معاشرے اور آئندہ تا حشر اقوام و ملل کے افراد، اربابِ ابلاغ اور وسائل نشر و اشاعت کے نمائندگان پرنٹ میڈیا خواہ وہ جرائد و رسائل سے متعلق ہوں یا کتب و مجلات وغیرہ سے تعلق رکھنے والے اور برقی میڈیا مثلاً کمپیوٹر، ریڈیو، ٹیلی ویژن، نیٹ وغیرہ کے کارکنان ہوں تمام لوگوں کے لیے جو اپنے خبث باطن کی بنا پر قلم اور زبان سے بدکرداری، فسق و فجور اور دنگا و فساد بپا کرنے والے افراد کی تائید یا سرپرستی کرنے والے ہیں اور اپنے اس قبیح و شنیع فعل اور مخصوص ایجنڈے کی تکمیل چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں مذکورہ بالا آیت فحاشی و عریانی کی نشر و اشاعت کے لیے انفرادی یا اجتماعی کاروبار کرنے والے ایسے تمام افراد اور اداروں کو خبردار کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔

اپنی اس بات کی تائید کی دلیل ہم اہل اسلام کے تمام مکاتب فکر کے مسلمہ نامور بزرگوں اور مفسرین کی آراء پیش کر کے مہیا کرتے ہیں تا کہ متفق علیہ والا معاملہ بن جائے۔

(1) ہر وہ قول یا عمل جو انسان کی شہوانی خواہش میں تحریک کا سبب ہو۔ جیسے جنسی موضوعات پر مبنی کلام عریانی، فحش لٹریچر اور فلمیں وغیرہ (حاشیہ قرآن بنام تیسیر القرآن از حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی)

اسلامی معاشرے میں برائی و بے حیائی پھیلانا اور ایسے ذرائع و اسباب مہیا کرنا جن سے معاشرہ ناپاک ہو، ہمیشہ سے فتنہ پرور مسلمانوں کی اخلاقی برتری کو نقصان پہنچانے کے لیے فحاشی و عریانی کی اشاعت کرتے آئے ہیں۔ انٹرنیشنل میڈیا تو اپنی اس پرانی ریت پر عمل پیرا ہے اور رہے گا مگر افسوس تو اپنے قومی میڈیا پر ہے جو ان کی تقلید میں ان سے بھی آگے بڑھنے کی سعی لاحاصل میں لگا ہوا ہے اور معاشرے کے بگاڑنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائے جا رہا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

غیر تو غیر ہیں غیروں سے کیا گلہ
حیف تو یہ ہے کہ اپنے ہی بیگانہ ہوئے

مولانا عبدالماجد دریا آبادی (تحت آیت ہذا) رقم طراز ہیں: آیت کے مفہوم میں عموم بھی ہے اور وہ سب اس کے تحت میں آ جاتے ہیں جو مسلمانوں کے کسی معاشرے میں گندی روایتوں کا چرچا کرتے ہیں۔

تفسیر احسن البیان میں ہے: ''فاحشة'' کے معنی بے حیائی کے ہیں اور قرآن نے بدکاری کو بھی فاحشہ قرار دیا ہے۔ یہاں بدکاری کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے حیائی سے تعبیر فرمایا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں عذاب الیم کا باعث قرار دیا ہے جس سے بے حیائی کے بارے میں اسلام کے مزاج کا اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کا اندازہ ہوتا ہے کہ محض بے حیائی کی ایک جھوٹی خبر کی اشاعت عنداللہ اتنا بڑا جرم ہے تو جو لوگ دن رات ایک مسلمان معاشرے میں اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، فلموں اور ڈراموں کے ذریعے بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اُسے پہنچا رہے ہیں اللہ کے ہاں یہ لوگ کتنے مجرم ہوں گے؟ ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کیونکر اشاعتِ فاحشہ کے جرم سے بری الذمہ ہوں گے۔ اسی طرح اپنے گھروں میں ٹی وی پر فحش مناظر دیکھنے والے بھی اشاعتِ فاحشہ کے مجرم کیوں نہیں ہوں گے۔ یہی معاملہ فواحش اور منکرات سے بھرپور روزنامہ اخبارات کا ہے کہ ان کا بھی گھروں کے اندر آنا اشاعت فاحشہ کا ہی سبب ہے اور یہ بھی عنداللہ جرم ہو سکتا ہے۔ کاش! مسلمان اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں اور بے حیائی کے طوفان کو روکنے کے لیے اپنی مقدور بھر سعی کریں۔'' مگر کیا

کریں؟ شاعر کی زبانی ہم یہی کہہ سکتے ہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اہل تشیع کے معروف مترجم ومفسر نے لکھا ہے:

جناب امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ ’’رسول خدا ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کسی بدی کی بات کو شہرت دی تو وہ ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ گو اُس نے پہلے اس بدی کا ارتکاب کیا۔‘‘ ٹی وی، میگزین اور اخبارات وغیرہ پر نیم عریاں نسوانی تصاویر کے اشتہارات شائع کرنے والے اور کروانے والے اس بات پر غور کریں اور حیا باختہ وشہوانی خواہشات کو بھڑکانے والے گلوکار جو مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں، لحہ بھر کے لیے اپنے اعمال پر سوچیں اور نظرثانی کریں۔

تفسیر جمال القرقان فی خلاصۃ القرآن اور تفہیم القرآن کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ ’’آیت مقدسہ کا اطلاق عمومی ہے۔ یعنی وہ تمام قصے، کہانیاں ڈائجسٹ، اشعار، غزلیں، گانے، تصویریں اور تفریحی مشاغل، Media، سینما، فلم انڈسٹریز اور وہ تمام اڈے جن سے معاشرے میں فحش پھیلتا ہو اس آیت کی رُو سے سخت قبیح جرم ہیں نیز ایسے تمام کلب اور ہوٹل اور دیگر ادارے جن میں مرد وزن کے مخلوط رقص اور تفریحات کا انتظام وانصرام ہو۔ قرآن مجید صاف اعلان کر رہا ہے کہ یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔ ایسے اعمال کے مرتکب لوگ یا ہیرو نہیں بلکہ خباثت کے غبارے اور زیرو ہیں۔ ایسے افراد صرف اُخروی عذاب کے مستحق ہی نہیں بلکہ دنیاوی سزا کے بھی سزاوار ہیں۔ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ اشاعت فحش کے ایسے تمام ذرائع ووسائل کا سدباب کریں۔ قانون تعزیرات میں ان تمام افعال کو مستلزم، قابل دست اندازی پولیس ہونا چاہیے جن کو قرآن مجید یہاں عوام کے خلاف جرائم قرار دے رہا ہے کہ ان کا ارتکاب کرنے والے سخت ترین سزاؤں کے مستحق ہیں۔ کیونکہ عوام کالانعام نہیں جانتے کہ اس طرح کی ایک ایک حرکت کے برے اثرات معاشرے میں کہاں کہاں تک پہنچتے ہیں، کتنے لوگوں کو متاثر کرتے ہیں اور مجموعی طور پر ان کا کس قدر نقصان اسلامی معاشرے کو اُٹھانا پڑتا ہے۔ اس چیز کو چشم بصارت والے خوب سمجھ سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب اپنے فضل وکرم سے ایسے افراد کو چشم بینا اور عقل سلیم عطا فرماتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الباب۔

وفاق المدارس السلفیہ کی ذیلی کمیٹیوں کا بھرپور اجلاس

امتحانی مراکز اور نگرانوں کے علاوہ ممتحنین کے تقرر میں اہم فیصلے

مورخہ 19 جنوری 2014 بروز اتوار وفاق المدارس السلفیہ کی دو ذیلی کمیٹیوں کا اہم اجلاس جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل اراکین نے شرکت کی:

ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، پروفیسر عبدالستار حامد، پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی، محمد یٰسین ظفر چودھری، محمد یونس بٹ ذیلی کمیٹی کے ایک رکن پروفیسر عامر صدیقی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اجلاس میں امتحانی مراکز میں پیش آمدہ مسائل اور انکے حل کے لیے ضابطہ اخلاق، نگران عملہ کے تقرر میں اہلیت اور انکی تربیت، امتحانی مراکز کے لیے ہال، امتحانی پرچہ جات کی ترسیل اور تقسیم، معائنہ ٹیم کا تقرر، حفظ القرآن الکریم کے امتحانات کا طریقہ کار، پرچوں کی مارکنگ کے طریق کار اور اس کا جائزہ، ایوارڈ لسٹوں کی پڑتال، سوالیہ پرچوں کی طباعت اور سکریسی اور جوابی کاپیوں میں زائد اوراق لگانے اور مزید زائد اوراق نہ دینے کا فارمولا زیر بحث آیا۔

تمام امور پر سیر حاصل بحث ہوئی اور اراکین نے اتفاق رائے سے درج ذیل فیصلے کیے:

۱) امتحانی مراکز کا جائزہ لینے کے بعد ایک فہرست مرتب کی گئی ہے۔ جہاں وفاق المدارس السلفیہ کے امتحانات منعقد ہونگے اور اس میں تبدیلی نہیں کی جائیگی۔

۲) جہاں امتحانی مراکز بنانے میں دشواری ہے وہاں ہال حاصل کیے جائیں اور مدارس اپنے امیدواروں کو ہال میں امتحان دلانے کے پابند ہونگے۔

۳) جہاں مدارس کے درمیان اختلاف یا غلط فہمیاں ہیں انکو ختم کرایا جائے۔ اس ضمن میں ایک وفد تشکیل دیا جائے گا جو باہمی رابطہ کرے گا۔

۴) اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امتحانی امور کے لیے علاقائی مسئول نہ بنائے جائیں۔ بلکہ وفاق براہ راست معاملات کی نگرانی کرے گا۔

۵) سابقہ طریق کار کے مطابق مدارس کو نگران عملہ کے نام طلب کرنے کے لیے خطوط لکھے جائیں۔ لیکن اسکے ساتھ ہفت روزہ اہلحدیث میں بھی اعلان دیا جائے۔ جس میں انکی اہلیت اور دیگر شرائط کا ذکر ہو۔ اس میں وہ سکول ٹیچر اور پروفیسر حضرات جنہوں نے وفاق المدارس سے امتحانات پاس کیے ہوں اسکے اہل ہونگے۔

۶) اجلاس میں یہ طے ہوا کہ امتحانات سے قبل ناظمین مدارس اور نگران عملہ کی تربیت کی جائے گی اور یہ مرحلہ ہر ڈویژن میں ہوگا۔

۷) امتحانی مراکز کی چیکنگ پڑتال کے لیے ایسے افراد کا چناؤ کیا جائے گا جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہیں اور ہر سنٹر اگر روزانہ نہیں تو ہر دوسرے روز اسکا معائنہ ہوگا۔

۸) اجلاس میں ممتحنین کے سابقہ ناموں پر غور ہوا جس پر اتفاق رائے ہوا۔ ہر مضمون کے لیے تین تین پرچے بنوائے جائیں گے۔ ادارہ وفاق ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے گا۔

۹) پرچوں کی طباعت اور انکی پیکنگ کا کام پہلے بھی اطمینان بخش ہے لہٰذا اسی طرز کو برقرار رکھا گیا۔

۱۰) ہر بڑے شہر میں مرکزی جمعیت سے وابستہ کسی دیانت دار قابل اعتماد شخص کا انتخاب کیا جائے گا جسکے پاس سوالیہ پرچہ جات پہنچا دیئے جائیں گے جو روزانہ کی بنیاد پر انکی تقسیم کرے گا۔

۱۱) پرچوں کی ترسیل بذریعہ TCS یا دستی خود ادارہ وفاق کرے گا۔ اسی طرح دیگر امتحانی سامان کی ترسیل کا کام بھی وفاق خود سرانجام دے گا۔ معاونت کے لیے کسی بھی فرد کو عارضی ذمہ داری دی جاسکے گی جو سامان تقسیم کرے گا لیکن یہ علاقائی مسئول نہیں ہوگا۔

۱۲) شعبہ حفظ القرآن الکریم کا امتحان لینے کے لیے ادارہ وفاق المدارس السلفیہ کسی قاری صاحب کا تقرر کرے گا جو یہ فریضہ سرانجام دے گا۔ یہ تقرر ضلع کی بنیاد پر کیے جائے گا۔

۱۳) پرچوں کی مارکنگ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں سابقہ روایات کے مطابق ہوگی۔

۱۴) پرچوں کی مارکنگ کے لیے بھی حسب سابق مدارس کو خطوط لکھے جائیں گے اور ہفت روزہ اہل حدیث میں بھی اشتہار دیا جائے۔

سبحان اللہ

تُو میری رگِ جاں سے بھی قریں سبحان اللہ سبحان اللہ
پھر بھی ہے مگر تُو پردہ نشیں سبحان اللہ سبحان اللہ

کب اور بھلا تجھ سا ہے کہیں سبحان اللہ سبحان اللہ
کوئی بھی نہیں کوئی بھی نہیں سبحان اللہ سبحان اللہ

پانی پہ بچھایا فرشِ زمیں سبحان اللہ سبحان اللہ
رفعت پہ اُٹھایا عرشِ بریں سبحان اللہ سبحان اللہ!

مکہ کہ جہاں میں بلد امیں سبحان اللہ سبحان اللہ
طیبہ کہ زمیں پر خُلدِ بریں سبحان اللہ سبحان اللہ

نازل جو ہوا از عرشِ بریں سبحان اللہ سبحان اللہ
دنیامیں ہے وہ اسلام ہی دیں سبحان اللہ سبحان اللہ

پھولوں میں تری قدرت کی مہک تاروں میں تری صنعت کی چمک
ہر ذرّہ ترے جلووں کا امیں سبحان اللہ سبحان اللہ

کچھ مست ہیں اپنی دولت پر، کچھ خائف اُس کی کثرت پر
کچھ لوگ ہیں خوش، کچھ لوگ حزیں سبحان اللہ سبحان اللہ

اک بندۂ مومن سُنتا ہے جس وقت کوئی فرمانِ خدا
خم ہو جاتی ہیں اُس کی جبیں سبحان اللہ سبحان اللہ

برزخ ہے کہیں محشر ہے کہیں دوزخ ہے کہیں جنت ہے کہیں
کچھ منظرِ غم، کچھ نقشِ حسیں سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ کی باتیں سنتے ہیں اللہ سے باتیں ہوتی ہیں
جو پڑھتے ہیں قرآنِ مُبیں سبحان اللہ سبحان اللہ

عاجزؔ تُو عمل جو کرتا ہے اللہ پہ سب کچھ ظاہر ہے
بندہ ہو کہیں وہ بھی ہے وہیں سبحان اللہ سبحان اللہ

حضرت مولانا عبدالرحمن عاجز رحمۃ اللہ علیہ

مولانا قاری رفیع الدین قمر قصوریؒ

تحریر: جناب حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی

ہمیشہ وہی افراد تاریخ کے جھروکوں میں زندہ رہتے ہیں جو اپنا آج کل کیلئے محفوظ کر لیتے ہیں۔ ویسے تو اس عارضی دنیا میں لاتعداد لوگ آئے اور اپنی زندگی گزاری اور پھر مٹی میں مل گئے۔ موت اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا عالمگیر اور اٹل قانون ہے جس سے کسی جان کو رستگاری نہیں۔ کیونکہ اس دنیا میں آنا جانے کی تمہید ہے۔ بعض انسان اپنی زندگی کو اسلام کی اشاعت و ترویج، خدمت انسانیت، جماعت اور مسلک اہلحدیث کے پرچار کیلئے وقف کر لیتے ہیں۔ ایسی ہی خوش قسمت شخصیت مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع قصور کے سابق امیر و سرپرست، مولانا قاری رفیع الدین قمر ہیں۔ قاری صاحب کا سراپا اب تک نگاہوں میں گھوم رہا ہے۔ مناسب قد، کھلتا ہوا رنگ، خوبصورت گھنی داڑھی، چوڑا چہرہ مسکراہٹ سے لبریز مضبوط اور صحت مند جسم، خوش پوش، سر پر ٹوپی یا رومال، لباس شلوار قمیض زیب تن، حسن باطن کے ساتھ حسن ظاہر کا مجسمہ، اخلاق کریمانہ اور اسلاف کی یادگار کے امین تھے۔ قاری صاحب کو ملکی اور ضلعی سیاست میں بہت دلچسپی تھی۔ مذہبی جماعت کا سرپرست اور عالم ربانی استاد اور قاری قرآن ہونے کے باوجود دورِ حاضر کی سیاسی اور نمائشی خرابیوں سے مبرا تھے۔ وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے کارکن اور طالب علم کی مانند پچھلی صفوں میں رہ کر اللہ تعالیٰ کے دین اور نبی کریمؐ کی سنت کے احیاء کیلئے کام کرنے کا ذوق رکھتے تھے۔ ان کے نہ چاہنے کے باوجود جماعتی احباب انہیں اعلیٰ عہدوں پر فائز کرتے رہے۔ دین اگر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا طلبی کا نام ہے، دین اگر ایثار، قربانی، صداقت اور خدمت خلق کا نام ہے تو یہ دینی صفات قاری صاحب میں بہ مقدار کثیر موجود تھیں۔ وہ اپنی سادگی، تدریسی خدمت اور بے نفسی کی وجہ سے طلباء، عوام میں بہت مقبول اور محبوب رہے کیونکہ انہوں نے نہ کسی کو اپنی زبان، ہاتھ سے نقصان پہنچانے کا سوچا۔ ایسا آدمی جہاں بھی رہتا ہے مقبول و محبوب رہتا ہے اور لوگ ان سے محبت پر مجبور ہوتے ہیں۔ اب ہم قاری صاحب سے ایک انٹرویو کے حوالہ سے بات کرتے ہیں۔

سوال: محترم قاری صاحب اپنا اور اپنے والد گرامی کا نام بتائیے اور کچھ خاندانی پس منظر سے آگاہ کیجئے؟

جواب: میرا نام رفیع الدین قمر بن حاجی جان محمد بن عمر دین بن علی بن بودا ہے۔ آرائیں فیملی سے ہمارا تعلق ہے ہمارا خاندان قیام پاکستان کے وقت بھارت کے گاؤں کرموا والا تحصیل و ضلع فیروز پور سے ہجرت کر کے ڈھولن ہٹھاڑ نزد کھڈیاں خاص قصور میں آکر رہائش پذیر ہوا۔ ہمارا خاندان بنیادی طور پر بڑے حافظ صاحب محمد لکھویؒ کے دور سے لکھوی خاندان کا عقیدت مند ہے۔ مجھے مسلک اہلحدیث خاندانی طور پر ورثہ میں حاصل ہوا ہے۔ میرے والد گرامی کا ذریعہ معاش کاشتکاری رہا، نماز سے محبت، خدمت خلق اور مسلک اہلحدیث کی اشاعت و ترویج کے جذبے سے وہ سرشار تھے۔ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث ڈھولن ہٹھاڑ کے ناظم مالیات بھی کچھ عرصہ رہے۔

سوال: آپ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: شناختی کارڈ کے مطابق 14 اپریل 1964ء کو ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور میں پیدا ہوا۔

سوال: آپ کو دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

جواب: والدین کو دین سے گہری دلچسپی علمائے ربانی کی محبت و خدمت کی بدولت نصیب رہی، اسی وجہ سے ہمارے گھر کا ماحول کافی بہتر تھا۔ والدین کی خواہش بھی تھی کیونکہ مجھ سے بڑے تمام بھائی خصوصاً ماسٹر نذیر احمد انجم صاحب جو کہ درس نظامی سے فارغ التحصیل اور ایم اسلامیات ہیں۔ گھریلو ماحول اور والدین کی دین سے لگن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی دین اسلام کی تعلیم کے حصول پر گامزن کر دیا۔

سوال: آپ کن کن مدارس میں زیر تعلیم رہے اور فارغ التحصیل کہاں سے ہوئے؟ عصری تعلیم کیا ہے؟

جواب: پرائمری کا امتحان پاس کرنے کے بعد قرآن مجید کو حفظ کرنے کی سعادت مجھے مدرسہ دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ سے ملی۔ تجوید و قرأت مدرسہ تعلیم القرآن پونچھ روڈ لاہور پھر درس نظامی کے سلسلہ میں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں پانچ سال زیر تعلیم رہنے کے بعد بخاری شریف کے سلسلہ میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں پڑھ کر فراغت حاصل کی۔ ایم اے وفاق المدارس سلفیہ کے علاوہ میٹرک، بی اے کے امتحانات پاس کیے، جامعہ ابی بکر اسلامیہ کراچی میں مصطلح الحدیث کا کورس مکمل کیا تھا۔

سوال: آپ کے معروف اساتذہ کرام میں کون سی شخصیات شامل ہیں؟ آپ نے بخاری شریف کن سے پڑھی؟

جواب: قاری دین محمد لاہوری، حافظ مشتاق احمد قصوری ناظم دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ، قاری عزیر احمد لاہور، شیخ الحدیث مولانا محمد اعظمؒ، حافظ محمد الیاس اثری گوجرانوالہ، مولانا ابو البرکاتؒ، حافظ مسعود عالم، شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوقؒ، شیخ الحدیث مولانا حافظ احمد اللہ بڈھیمانوی سے بخاری شریف پڑھی، پروفیسر حافظ عبداللہ ناصر رحمانی اور الشیخ جواد مصری سے دورہ کیا۔

سوال: آپ کے رفقائے مدارس میں کون سے علماء شامل ہیں؟

جواب: مولانا خالد سیف اسلام آباد، مولانا محمد فاروق قصوری کراچی، مولانا ثناء اللہ صدیقی، مولانا عبدالقادر حسبو کے اوکاڑہ، حاجی شفیع نجم ڈھولن ہٹھاڑ، قاری محمد حنیف طیبؒ قصور۔

سوال: آپ نے درس و تدریس کا فریضہ کن کن مقامات پر سرانجام دیا؟

جواب: جامع مسجد اہلحدیث ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خاں، مرکزی مسجد اہلحدیث لاری اڈہ چونیاں، مدرسہ ضیاء اللہ راجہ جنگ قصور کے بعد جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث للیانی مصطفیٰ آباد مین بازار قصور میں 1987ء سے تادم آخر ذمہ داری سرانجام دی۔

سوال: پسندیدہ موضوعات اور زیر مطالعہ کتب کون سی رہتی ہیں؟

جواب: ہر موضوع پر گفتگو کر لیتا ہوں۔ تفسیر ابن کثیر، الرحیق المختوم، مخزن اخلاق، رحمت للعالمین، کیمیائے سعادت، فتاویٰ ابن تیمیہؒ، فتاویٰ علمائے اہلحدیث وغیرہ۔

سوال: آپ کی اولاد میں بیٹے اور بیٹوں کی تعداد کیا ہے انہیں دینی تعلیم کہاں تک دلوائی ہے؟

جواب: دو صاحبزادیاں ہیں جنہیں بنیادی دینی وعصری تعلیم کے بعد ان کی شادی کر دی ہے۔ اپنے گھروں میں آباد ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں خوش وخرم رکھے۔ اکلوتا بیٹا حافظ فیصل محمود حفظ القرآن کی تکمیل کے بعد میٹرک، ایف اے کے امتحانات کے بعد اب ڈگری کالج قصور میں بی اے کی تعلیم کیلئے کوشاں ہے۔ اس کی کامیابی کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے دین اسلام کی خدمت اور اشاعت کیلئے کردار ادا کرنے کی توفیق دے آمین۔

سوال: آپ کے کل کتنے بہن بھائی ہیں؟ کیا آپ کا کوئی بھائی دینی خدمت کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے؟

جواب: ہم کل پانچ بھائی اور اکلوتی ہمشیرہ تھی۔ ماسٹر نذیر احمد انجم اپنی زیر نگرانی مدرسہ امیر حمزہ لاہور میں چلا رہے ہیں۔ جبکہ چھ صاحبزادے حافظ قرآن چار درس نظامی سے فارغ اور خطیب ہیں۔ اور دو پنجاب یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ مجموعی طور پر والد محترم کے پوتے اور نواسے حفاظ وعلمائے کرام کی تعداد 2 ہے۔ جو کہ سب مساجد ومدارس میں دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔

سوال: آپ کو کن ممالک میں جانے کا اتفاق ہوا ہے؟

جواب: سعودی عرب، افغانستان اور متحدہ عرب امارات وغیرہ۔

سوال: آپ کو بچپن میں کن کھیلوں سے زیادہ دلچسپی تھی اور پڑھائی میں کیسے تھے؟

جواب: گاؤں میں عموماً بچوں کے جو کھیل ہوتے ہیں کبھی کبھار میں کھیلا کرتا تھا، دوران تعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں برصغیر پاک وہند کا تفسیری سرمایہ مقالہ لکھا تھا جو کہ جامعہ میں اول پوزیشن کا حقدار ٹھہرا تھا۔

سوال: موجودہ دور میں علمائے دین کی اولاد اشاعت دین سے پیچھے کیوں ہے؟

جواب: تمام علماء کی اولاد ہرگز نہیں البتہ یہ مسئلہ ضرور ہے، مساجد ومدرسہ کی انتظامیہ کا رویہ غیر اخلاقی اور فی زمانہ ماہانہ قلیل تنخواہ جیسے امور سرفہرست ہیں۔

سوال: علم کی دنیا میں ترقی کیلئے کن اقدامات کی ضرورت عالم دین کو کرنی چاہیے؟

جواب: فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی اپنے آپ کو طالب علم سمجھے، اپنے سے بڑے علماء شیوخ کی تکریم کریں، مطالعہ کے بغیر علم میں پختگی اور عملی زندگی میں نکھار ناممکن ہے۔

سوال: موجودہ دور میں لوگوں کی دین سے دوری کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

جواب: اس کی وجہ کئی ہیں مثلاً غیر اسلامی ثقافتی یلغار، اسلامی نظام حکومت سے دوری، اہل اسلام کی باہمی گروہ بندی، اہل ثروت اور علمائے دین کی ایک دوسرے سے دوری۔

سوال: پاکستان میں امن کی راہ کیسے اختیار کی جاسکتی ہے؟

جواب: اسلام ہمیں فرقہ واریت کی تعلیم ہرگز نہیں دیتا بلکہ عوام الناس کو چاہیے کہ مذہبی تنگ نظری سے بالا تر ہو کر براہ راست قرآن وحدیث کی تعلیمات سے استفادہ کریں۔

سوال: سیاسی طور پر مسلک اہلحدیث کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: تمام جماعتوں کے قائدین کم از کم سیاسی طور پر ایک پلیٹ فارم پر یکجا ہو کر سیاسی میدان میں کردار ادا کریں تو نتائج حوصلہ افزا ہونگے۔

سوال: پاکستان میں اسلامی نظام حکومت کی راہ کیسے ہموار ہوسکتی ہے؟

جواب: منتشر رہنے کی صورت میں کوئی خواب پورا نہیں ہوتا یکجہتی میں برکت ہے۔ حاملین قرآن وسنت کا فریضہ بنتا ہے کہ آپس میں سر جوڑ کر لائحہ عمل تیار کر کے میدان میں اتریں۔ آج نہیں تو کل ہماری باری ہوگی۔

سوال: آپ کن مساجد، مدارس کی نگرانی کر رہے ہیں؟

جواب: میں نے جب بطور خطیب 1987ء میں رحمانیہ مسجد اہلحدیث للیانی میں خطابت کا آغاز کیا تو مسجد کی جگہ بہت تھوڑی تھی مزید یہ جگہ احباب کے تعاون سے خرید کر مسجد دوبارہ نئی تعمیر کروائی۔ دو سال کے بعد اسی مسجد میں مدرسہ ابوہریرہؓ شعبہ حفظ کا اجراء کروایا جو کہ تا حال جاری ہے۔ اسی طرح گاؤں کی مسجد عائشہ صدیقہؓ اور جامعہ نذیریہ للبنات اہلحدیث ڈھولن ہٹھاڑ کی صورت میں کام جاری ہے۔

سوال: گورنمنٹ سکول میں بطور ٹیچر ملازمت کا آغاز کب کیا؟

جواب: گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول کھڈیاں خاص 1987 میں میری تعیناتی ہوئی اسی وقت سے اسی سکول میں ہوں۔

وفات اور شرکاء جنازہ

چھ ماہ قبل انہیں عارضہ قلب کی شکایت ہوئی، علاج معالجہ جاری تھا کہ 21 جنوری 2013ء بوقت عصر وضو کی تیاری کے دوران ہارٹ اٹیک کا شدید حملہ ہوا اور اپنے رب سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ عبدالوہاب روپڑی کی امامت میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ شرکاء جنازہ میں معروف علمائے کرام، جماعتی قائدین، کارکن اور احباب جماعت شریک ہوئے۔ حافظ عبدالماجد سلفی نے دوسری نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں سپرد باری تعالیٰ کیا گیا۔

حضرت قاری صاحب کی غرباء پروری، صلح جوئی، عاجزی، ملنساری، وعدہ کی پابندی، زیر تعلیم طلبہ پر خصوصی شفقت اور حقیقت پسندی جیسی خوبیاں ہمیشہ یاد رہیں گی۔

حضرت قاری صاحب کا حلقہ مراسم بہت وسیع تھا، آپ کے غم میں علماء، قراء اور عام دیہاتی تک رو رہے تھے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین!

✡✡✡✡✡

بقیہ: خزینہ رحمت

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جو خرید وفروخت اور قرض کے تقاضے کے وقت نرمی برتتا ہے''

☆ **صبح وشام کثرت سے ذکر الٰہی میں مشغول رہنا:**

((ولا تغفلن فتنسين الرحمة)) (ترمذی)

''اور ذکر الٰہی سے غافل نہ رہ ورنہ رب کی رحمتیں منہ موڑ لیں گی۔''

اخبار الجماعۃ

کوٹلی نوانیاں میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

12 ربیع الاول کو کوٹلی نوانیاں تحصیل نارووال میں سیرت کانفرنس میں مفتی کفایت اللہ شاکر، حافظ محمد یوسف پسروری، مولانا محمد ابراہیم محمدی، مولانا محمد ناصر مدنی، عبدالوحید بٹ، حافظ محمد شہزاد سلفی، قاری نصر اللہ ناصر اور حافظ شاہد محمود ربانی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت امیر تحصیل چوہدری شوکت علی نے کی جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض نذیر احمد اسد سندھو نے انجام دیے۔ کانفرنس حاضری، تقاریر اور انتظامات کے اعتبار سے بہت کامیاب رہی۔ سامعین کیلئے ضیافت کا انتظام تھا۔

اللہ تعالیٰ کانفرنس کے منتظمین اور معاونین کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

رپورٹ:۔ ماسٹر محمد ارشد خطیب مسجد رحمانیہ۔ کوٹلی نوانیاں

نامزدگی

عبدالقدیر فاروقی چیف آرگنائزر اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان نے حافظ محمد اُسامہ مدنی کو صدر اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن تحصیل کامونکی اور محمد ہارون ہاشمی کو جنرل سیکرٹری نامزد کیا ہے۔

منجانب:۔ شعبہ نشر واشاعت ASF پاکستان

حرف اعتذار

شمارہ نمبر 3 کے درس حدیث میں ''ذراعیة'' کا ترجمہ کرنے میں سہو ہوا ہے۔ ترجمہ ہاتھ کے بجائے بازو پڑھا جائے اور ''کف'' سے مراد کلائی تک ہاتھ ہے۔ اسی طرح شمارہ نمبر 5 میں نیچے سے اوپر چھٹی سطر میں لفظ ''نہیں'' کا اضافہ کرنے سے بات مکمل ہوگی۔ یعنی اگر اس میں تبدیلی کرلی جائے تو وہ وضو نماز کی قبولیت کا سبب ''نہیں'' بنتا۔ میں قارئین کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے اس کوتاہی پر توجہ دلائی۔

پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی

خطبہ جمعۃ المبارک

21 فروری کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث پراچہ کالونی شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں حضرت مولانا عبدالوارث ظہیر ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب:۔ (مولانا) محمد مشتاق احمد گل

سیرۃ تاجدار ختم نبوت ﷺ کانفرنس

بمقام:۔ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث رتہ جٹھول تحصیل پسرور

بتاریخ:۔ 20 فروری بروز جمعرات بعد نماز عشاء

زیر صدارت: مفتی کفایت اللہ شاکر جٹھول ناظم تبلیغ پنجاب

مقررین:۔ مولانا محمد عبداللہ نثار گوجرانوالہ، مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا محمد یوسف پسروری لاہور، پروفیسر عبدالرزاق ساجد فیصل آباد، صاحبزادہ نعیم الرحمٰن شیخوپوری، حکیم محمد عثمان غنی گوجرانوالہ، مولانا عبدالحفیظ مظہر سمبڑیال، مولانا عبدالرزاق اظہر کامونکی۔

منجانب:۔ اہل حدیث یوتھ فورس رتہ جٹھول تحصیل پسرور

پشاور میں بم دھماکے کی مذمت

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کا ایک مشترکہ اجلاس جامع مسجد عائشہ اہلحدیث میں منعقد ہوا۔ مولانا اورنگزیب، قاری رشید احمد، قاری حفیظ، حافظ ذیشان، قاری یاسر صادق، انیس خلیل اور حاجی محمد بشیر نے پشاور تبلیغی مرکز میں بم دھماکے کی پرزور مذمت کی۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسلام پرامن ہے اور اپنے ماننے والوں کو سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ انیس خلیل ترجمان اہلحدیث یوتھ فورس نے کہا کہ ہم اس حملے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ارباب اختیار سے اپیل کرتے ہیں کہ ملک میں لوگوں کی حفاظت اور مساجد و مدارس کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

سیرت امام اعظم ﷺ کانفرنس

مورخہ 23 فروری بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث شہریاں والی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ میں سیرت امام اعظم ﷺ کانفرنس منعقد ہوگی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا قاری ظہیر الدین بابر (آف لاہور) حضرت مولانا بنیامین عابد اور مقامی علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر واشاعت تحصیل سیالکوٹ

شائقین توجہ فرمائیں

جماعتی ترجمان ہفت روزہ اہل حدیث لاہور کی جلدیں بابت ۲۰۱۳ء دفتر میں موجود ہیں۔ شائقین حضرات -/1200 روپے فی جلد کے حساب سے منگوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع گجرات کی کابینہ کا اہم اجلاس صاحبزادہ مولانا حافظ طارق محمود یزدانی امیر ضلع گجرات کی زیر صدارت جامع مسجد صدیقیہ اہلحدیث سرگودھا روڈ گجرات میں منعقد ہوا۔ ناظم ضلع مولانا عبدالواحد سلفی نے شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بانی جامعہ کمالیہ راجووال کی وفات حسرت آیات پر گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کی نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک مسلکی و جماعتی، تعلیمی وتدریسی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ اللہ رب العزت ان کی حسنات کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین!

ذیشان مسعود قدوسی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات ضلع گجرات

درخواست دعاء صحت

☆ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد ابراہیم طارق کے والد محترم علیل ہیں۔ مولانا موصوف کا صاحبزادہ بعارضہ دمہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

☆ مولانا قاری احمد یار صدیقی ناظم ضلع وخطیب ساہیوال پر دوران خطبہ ہارٹ اٹیک ہوا اور انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ وہاں تین دن زیر علاج رہے اور اب گھر آگئے ہیں۔ بحمد اللہ طبیعت روبصحت ہے۔

☆ اہل حدیث یوتھ فورس نارووال کے متحرک کارکن منور کاہلوں کے والد محترم بھی علیل ہیں۔

جملہ قارئین ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

سیرت شافع محشر ﷺ کانفرنس

بمقام:۔ جامع مسجد بلال اہل حدیث کلاسوالہ

بتاریخ:۔ 22 فروری بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

زیر صدارت: مفتی کفایت اللہ شاکر

مقررین:۔ مولانا قاری محمد حنیف ربانی، رانا محمد شفیق خاں پسروری، قاری احمد حسن ساجد فیصل آباد، مولانا بشیر احمد شاکر۔

منجانب:۔ اہل حدیث یوتھ فورس کلاسوالہ تحصیل پسرور

ضرورت رشتہ

ایک عالم دین کیلئے ایک ایسے رشتہ کی ضرورت ہے جو دینی مدرسہ برائے طالبات چلانے میں تعاون کر سکے۔

رابطہ: 0302-7316171

تبلیغی و اصلاحی پروگرام

☆ یکم جنوری 2014ء جامع مسجد محمدی اڈا گلبرگ میں مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر مرکزیہ بعد نماز مغرب درس حدیث۔

☆ 2 جنوری جامع مسجد ابوہریرہؓ مولانا اختر علی سلفی بعد نماز مغرب درس قرآن۔ ☆ 2 جنوری جامع مسجد رحمت اہل حدیث دستگیر کالونی نمبر 2، قاری ثناء اللہ شاہد قصوری بعد نماز ظہر درس حدیث۔ ☆ 2 جنوری جامع مسجد محمدی اڈا گلبرگ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری بعد نماز مغرب درس قرآن۔ ☆ 2 جنوری مرکز اہل حدیث مبارک مسجد مرزا افتخار بیگ، بعد نماز عصر درس حدیث۔

☆ 3 جنوری مولانا محمد آصف چیمہ آف منڈی یزمان، مرکز اہل حدیث مبارک مسجد، خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ ☆ 4 جنوری محمدی مسجد اہل حدیث اڈا گلبرگ میں مولانا رضاء اللہ سلفی بعد نماز مغرب۔ ☆ 4 جنوری مرزا افتخار بیگ صاحب، مسجد الکوثر اڈا گلبرگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 5 جنوری مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری، مسجد باب رحمت تھانہ بازار، بعد نماز مغرب۔ ☆ 5 جنوری مولانا رضی اللہ چیمہ، مسجد طیبہ مُدّر باری، بعد نماز مغرب۔ ☆ 6 مسجد اہل حدیث اکرام چلڈرن، مولانا عبدالرحمٰن بھٹی، بعد نماز مغرب۔ ☆ 7 جنوری مسجد محمدی اہل حدیث غوث پور، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 8 جنوری مسجد توحیدی بستی نورے والی، مولانا محمد یوسف محمدی، بعد نماز مغرب۔ ☆ 9 جنوری محمدی مسجد قاسم ٹاؤن، حافظ اویس ندیم مولانا ثناء اللہ بلوچ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 10 جنوری محمدی مسجد غوث پور، مولانا آصف چیمہ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 10 جنوری مسجد الاسریٰ اہل حدیث سنی پل، قاری ثناء اللہ قصوری، بعد نماز مغرب۔ ☆ 11 جنوری مسجد یٰسین اہل حدیث عباسیہ ٹاؤن، مولانا عبدالصواب، بعد نماز مغرب۔ ☆ 11 جنوری محمدی مسجد اہل حدیث اڈا گلبرگ، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 12 جنوری جامعہ اہل حدیث توحید آباد، مولانا عمر جاوید سلفی، بعد نماز مغرب۔ ☆ 12 جنوری محمدی مسجد ماشاء اللہ مارکیٹ، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 12 جنوری مسجد امانت الرحمٰن بستی دستگیر کالونی، قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، بعد نماز ظہر۔ ☆ 13 محمدی مسجد 103/P ابوظہبی روڈ، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 14 مسجد رحمانی اہل حدیث بستی امانت علیؒ، قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، بعد نماز مغرب۔ ☆ 14 مسجد الکوثر اڈا گلبرگ، مولانا عبدالاکبر عباسی، مولانا اشتیاق ربانی، بعد نماز مغرب ☆ 15 جنوری مسجد صدیق اکبر گلشن اقبال مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 16 جامع مسجد عائشہ صدیقہ/ مُدّر باری، مولانا ارشد عباس، مولانا شعیب قدوس، بعد نماز مغرب۔ ☆ 17 مسجد اکرام چلڈرن اہل حدیث، مولانا محمد آصف، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ 17 جنوری مسجد باب الاسلام ائیرپورٹ روڈ، مولانا ڈاکٹر عبدالغفار احسن، بعد نماز مغرب۔ ☆ 18 جنوری مسجد باب رحمت پرانا تھانہ بازار، قاری ثناء اللہ شاہد قصوری، بعد نماز ظہر۔ ☆ 19 جنوری مسجد فاطمہ اہل حدیث اسلامیہ کالونی، قاری ثناء اللہ قصوری، مولانا ساجد منیر، مولانا امام دین، بعد نماز مغرب۔ ☆ 20 جنوری مسجد مدنی اہل حدیث نیازی کالونی، مولانا قاری محمد عالم، بعد نماز مغرب۔ ☆ 21 جنوری محمدی مسجد اڈا گلبرگ، قاری ثناء اللہ قصوری، بعد نماز عشاء۔ ☆ 22 جنوری مسجد فیکٹری ظہور گجر، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز ظہر۔ ☆ 23 جنوری مسجد رحمانی امانت کالونی، قاری ثناء اللہ قصوری، بعد نماز عشاء۔ ☆ 25 جنوری مسجد باب الاسلام، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب۔ ☆ 28 مسجد طیبہ اہل حدیث، مرزا افتخار بیگ، بعد نماز مغرب

مدرسہ حفظ القرآن کا اجراء

جامع مسجد محمدی اہل حدیث شیخ کالونی فیصل آباد میں محنتی و قابل اساتذہ کرام کی زیرنگرانی مدرسہ حفظ القرآن والقرأۃ کا اجراء کیا گیا ہے۔ داخلہ محدود، خواہشمند طلباء جلد رابطہ کریں۔

منجانب:۔ قاری عبدالحفیظ، ناظم مدرسہ وخطیب مسجد ہذا

رحیم یار خاں میں الاسلام ڈائری ملنے کا پتہ

قاری ثناء اللہ شاہد قصوری مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارا غوثیہ کالونی۔ فون: 0300-9679796

فضائل صحابہ واہل بیت کانفرنس

بمقام:۔ مرکز اہل حدیث جامعہ محمدیہ فیصل کالونی پسرور

بتاریخ: 8 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

زیر صدارت: مفتی کفایت اللہ شاکر جھول ناظم تبلیغ پنجاب

مہمان خصوصی: انجینئر عبدالقیوم باجوہ صاحب

مقررین:۔ مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا منظور احمد، رانا محمد شفیق خاں پسروری، قاری محمد یٰسین بلوچ اوکاڑہ، قاری محمد بنیامین عابد اوکاڑہ، مولانا بشیر احمد شاکر پسرور۔

منجانب:۔ اہل حدیث یوتھ فورس پسرور

اہل حدیث کانفرنس

بمقام:۔ جامع مسجد اللہ اکبر چونڈہ تحصیل پسرور

بتاریخ: 16 مارچ بروز اتوار بعد نماز عشاء

زیر صدارت: مفتی کفایت اللہ شاکر جھول ناظم تبلیغ پنجاب

مقررین:۔ مولانا قاری محمد حنیف ربانی کاموکی، قاری محمد یٰسین بلوچ، مولانا بشیر احمد شاکر پسرور۔

منجانب:۔ حافظ شاہد محمود باجوہ خطیب مسجد اللہ اکبر چونڈہ تحصیل پسرور

امام وخطیب کے خواہشمند متوجہ ہوں

ہمارے پاس ایسے خطیب صاحب ان دنوں فارغ ہیں جو امامت اور خطابت کیلئے کسی معقول جگہ کی تلاش میں ہیں۔ فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ سٹی میں کہیں بھی اگر امام یا خطیب کی ضرورت ہو تو خواہشمند احباب جماعت رابطہ کر سکتے ہیں۔

رابطہ:۔ حافظ محمد بلال ربانی مرکز ختم نبوت السلفیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

0333-4688504, 0322-7290128

ضرورت عالمِ دین

جامع مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث کوٹ مومن ضلع سرگودھا کیلئے ایک عالم دین کی ضرورت ہے جو تبلیغی جذبہ سے سرشار ہو۔ حسب لیاقت معقول مشاہرہ دیا جائے گا۔

نصر اللہ خاں لودھی 0307-6795374

اظہار تعزیت

مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس چک نمبر 136 دس۔ آر کے کارکنان مولانا محمد اکرم، مولانا عبدالشکور، حاجی محمد اسلم، محمد انور، ڈاکٹر خادم حسین، مولانا جاوید مسعود، ماسٹر اکبر و دیگر نے فضیلۃ الشیخ عبدالرحمان السدیس کے والد گرامی اور شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف آف راجووال کی وفات پر اللہ رب العزت سے مغفرت اور جملہ لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

رپورٹ:۔ شفیق الرحمٰن A.Y.F چک 136 دس۔ آر جہانیاں

انتقال پرملال

قاری عبدالحفیظ شیخوپوری کو صدمہ

گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر شیخوپورہ کے امیر قاری عبدالحفیظ صاحب کی والدہ محترمہ پروفیسر عاصم حفیظ صاحب (پیغام ٹی وی) کی دادی صاحبہ انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، شب زندہ دار اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ ان کی نماز جنازہ بقیۃ السلف مولانا عبدالحمید صاحب کے صاحبزادے ناظم سٹی شیخوپورہ مولانا محمد نعمان صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، جماعت کے ضلعی وشہری قائدین، سیاسی وسماجی کارکن، طلبہ، ارکان یوتھ فورس اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ قبر پر دعا قاری عبدالحفیظ صاحب نے کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین! ادارہ محترم قاری صاحب اور پروفیسر عاصم حفیظ کے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

● مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی شیخوپورہ کے ناظم حضرت مولانا لقمان صاحب کی والدہ اور بقیۃ السلف مولانا عبدالحمید (پرانا شہر) کی اہلیہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں۔ ان کی نماز جنازہ میں علمائے کرام، جماعتی وسیاسی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجہ عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹ:۔ عبدالباسط ظہیر جنرل سیکرٹری A.Y.F سٹی شیخوپورہ

● پچھلے دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے ناظم میاں صادق میر صاحب کی اہلیہ محترمہ انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ مرکزی قائدین نے اس صدمہ پر اظہار تعزیت، مرحومہ کے لئے دعا مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ ادارہ بھی محترم میر صاحب کیلئے غم میں شریک ہے۔ (ادارہ)

امیر ضلع چکوال کو صدمہ

ضلع چکوال کے امیر حضرت الشیخ سجاد الرحمٰن ابراہیم الشیخ الطاف الرحمٰن الجوہر حفظہ اللہ کے ماموں گزشتہ روز قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صالح سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ نماز جنازہ علامہ الطاف الرحمٰن الجوہر نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت اور اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم:۔ قاری حفیظ الرحمٰن محمدی خطیب جامع مسجد قباء اہل حدیث بشارت تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال

حافظ افضال الرحمان عاصم کو صدمہ

اہل حدیث یوتھ فورس سٹی شیخوپورہ کے نائب صدر حافظ افضال الرحمٰن عاصم کی خالہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

شریک غم:۔ حافظ توحید الرحمان فیصل (صدر سٹی)، حافظ محمد قسیم و ارکان کابینہ A.Y.F سٹی شیخوپورہ

چوہدری محمد علی وفات پا گئے

اہل حدیث کے نامور مبلغ اور داعی چک نمبر 98/15-L میاں چنوں ٹریفک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اسی سال چند روز قبل حج کر کے واپس آئے تھے۔ مرحوم مسجد اہل حدیث کے متولی، صوم وصلاۃ کے پابند تھے۔ ان کے ایک بیٹے شہادت جیسا عظیم رتبہ پا چکے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب کے نائب ناظم مولانا محمد اسماعیل ساجد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ احباب مرحوم کے لیے دعا مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔

● 10 جنوری بروز جمعہ قاری کلیم اللہ مدرس شعبہ حفظ القرآن مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث سٹی رحیم یار خان اور قاری محمد عابد خطیب مسجد الکوثر رحیم یار خان کے والد محترم 105 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) اگلے روز 10 بجے صبح ان کے آبائی گاؤں میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ رحیم یار خاں سے راقم الحروف، عبدالحمید شیخ بگا، محمد جاوید اقبال کمبوہ، محمد سلیم، محمد صدیق جٹ، ظفر اقبال و دیگر افراد نے شرکت کی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور علاقہ کی معزز شخصیت تھے۔

● 11 جنوری کو حضرت حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی (مرحوم) کی چچی اور مولانا حافظ داؤد (مرحوم) کی اہلیہ اور رانا عبدالماجد ندیم (ناظم بیت المال تحصیل رحیم یار خان) کی والدہ ماجدہ وفات پا گئی ہیں۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ علاقہ میں ترویج قرآن وحدیث کیلئے بڑا کام کیا۔ 12 جنوری بروز اتوار چک نمبر 103/P میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ان کے قریبی عزیز مولانا محمد عباس مدنی (لاہور) نے امامت کی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ علاقہ کے ایم پی اے، سیاسی مذہبی اور سماجی شخصیات اور مرکزی جمعیت اہل حدیث رحیم یار خاں کے جملہ قائدین شریک ہوئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث احمد پورہ مرید کے کے زیر اہتمام

زیر امارت
سینیٹر پروفیسر ساجد میر
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

سالانہ مرشد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس

زیر نظامت
ڈاکٹر حافظ عبدالکریم
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

5 اپریل بروز ہفتہ عصر تا رات گئے

مقررین

☆ قاری محمد حنیف ربانی صاحب، ☆ قاری سیف اللہ خالد ملتانی صاحب، علامہ محمد عمر صدیق صاحب، حافظ بنیامین عابد صاحب، حافظ محمد یوسف پسروری صاحب و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

الداعی الی الخیر: حافظ عطاء الرحمٰن عامر ناظم مرکزیہ ضلع شیخوپورہ 0315-4112356, 0300-4112356

یا حی — یا قیوم

مرکز محمدیہ اہل حدیث مرکزی جامع مسجد حقانی وارڈ نمبر 6 بٹہ سلطان پور

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس بٹہ سلطان پور کے زیر اہتمام

17 ویں سالانہ — فقید المثال

عظیم الشان

سیرۃ ساقی کوثر ﷺ کانفرنس

ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے

8 مارچ 2014 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء تا رات گئے تک

زیر صدارت: نوجوان قیادت حضرت مولانا حافظ مسعود اظہر رشید صاحب

زیر قیادت: قائد ضلع وہاڑی حضرت مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء صاحب، امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع وہاڑی

زیر نگرانی: خطیب اسلام جناب حضرت مولانا محمد اشرف غیور صاحب مہتمم

محقق العصر، خاندان سادات کے چشم و چراغ، عظیم سکالر، داعی قرآن و حدیث جناب ڈاکٹر پروفیسر سید طیب الرحمن زیدی شاہ صاحب حفظہ اللہ — اسلام آباد

شیر پنجاب، محبوب عوام حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب حفظہ اللہ — مرکزی راہنما مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

قاری القرآن، واعظ شیریں بیان فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا قاری محمد یعقوب فیصل آبادی صاحب

شہباز خطابت، محبوب عوام، خطیب پاکستان حضرت مولانا حافظ رانا محمد عثمان شاکر صاحب — نائب ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ

مولانا محمد اشرف غیور مہتمم و انتظامیہ کمیٹی مرکز محمدیہ اہل حدیث مرکزی جامع مسجد حقانی وارڈ نمبر 6 بٹہ سلطان پور

اشرف غیور 0301-7361506 محمد یونس 0302-3540489 مدرس 0303-6401455

بیرونی حضرات کیلئے کھانے کا انتظام ہوگا — قیصر نارو دار الکتابت اندرون شاہین مارکیٹ وہاڑی 0301-7945667، 0301-7551455 — عورتوں کیلئے پردے کا اہتمام ہوگا

ہم تو محمدی ہیں بتایا ہے نام ہم کو · امام الانبیاء ﷺ کافی ہیں امام ہم کو

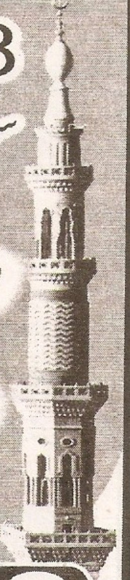
زیر اہتمام: مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ضلع گجرات

زیر صدارت: حضرت مولانا طارق محمود یزدانی صاحب حفظہ اللہ — امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات

بزرگ راہنما: حضرۃ مولانا عبدالواحد سلفی صاحب — مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات

زیر نگرانی: جناب محترم چوہدری بشیر احمد صاحب — امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر گجرات

محترم جناب حضرت مولانا محمد یحییٰ اوا اصلہ — مرکزی جمعیت اہل حدیث



18 سالانہ

دعوت تاجدار انبیاء ﷺ کانفرنس

23 فروری 2014 بروز اتوار 22 ربیع الثانی بعد نماز عشاء

بمقام: جامع مسجد صدیقیہ اہل حدیث نزد ریلوے پھاٹک سرگودھا روڈ گجرات

شیر پاکستان محبوب عوام حضرت مولانا جناب محترم منظور احمد صاحب حفظہ اللہ گوجرانوالہ

جانشین یزدانی شہید شیر ربانی حضرت مولانا جناب محترم حنیف ربانی صاحب حفظہ اللہ آف کاموکی

واعظ خوش بیان جرنیل اہلحدیث مجاہد ملت ترجمان مسلک حضرت مولانا محمد یوسف پسروری صاحب حفظہ اللہ

ضلعی علماء کرام

قاری نذیر احمد سلفی صاحب · حافظ شبیر احمد صاحب
سید عبدالعزیز شاہ صاحب · حافظ محمد امین مدنی صاحب · حافظ نوید الرحمن عاجز صاحب
قاری محمد یعقوب صاحب · مولانا بشیر احمد خاکی صاحب · مولانا عبدالستار صاحب
مولانا عبدالرحمن خلیق صاحب · مولانا ضیاء الرحمن صاحب · حافظ مطیع اللہ ظہیر صاحب
مولانا بشارت صدیقی صاحب · مولانا ابراہیم صاحب · مولانا حافظ عبدالستار صاحب
مولانا حفیظ الرحمن لکھانی صاحب · میاں عبدالجبار صاحب · مولانا زاہد یعقوب صاحب
مولانا عبدالغفار صدیقی صاحب · مولانا عبدالقدوس صاحب · مولانا خرم محمدی صاحب
حافظ عبدالمنان بجانی صاحب · مولانا ثاقب کھاہی صاحب · قاری محمد ایوب صاحب
مولانا عمر فاروق کنجاہی صاحب · قاری نصر اللہ صاحب · حافظ عبدالغفور صاحب
حافظ عابد اکبر عابد صاحب · مولانا محمد ریاض صاحب · مولانا محمد مبشر صاحب
حافظ افتخار صاحب · مولانا عبداللہ صاحب · مولانا سعید صاحب · حافظ انعام اللہ صاحب
مولانا حافظ طفیل صاحب · مولانا ابوبکر صدیق صاحب · حافظ محمد عمر خاکی صاحب
مولانا ثاقب صاحب · مولانا محمد عادل صاحب · مولانا راشد محمود صاحب
پروفیسر علی تبسم صاحب · حافظ شفاء اللہ صاحب · مولانا غضنفر صاحب
حافظ ندیم شہزاد صاحب · قاری شوکت ربانی صاحب · قاری صفدر صاحب

انتظامیہ

جناب محترم چوہدری خالد محمود صاحب · جناب محترم میاں عبدالعزیز ہاشمی صاحب
جناب محترم چوہدری محمد شبیر گوندل صاحب · جناب محترم مولوی عطاء اللہ صاحب
جناب محترم حاجی نذیر احمد کمبوہ صاحب · جناب محترم حاجی ارشد محمود صاحب

معززین

چوہدری ندیم اختر تلی صاحب · چوہدری زبیر حسین مرل صاحب · چوہدری ظفر اللہ صاحب
چوہدری عبدالغنی گجر صاحب · چوہدری کبیر احمد صاحب · چوہدری اورنگزیب صاحب · راجہ عبدالجبار صاحب
شیخ محمد اسلم صاحب · چوہدری سلیم صاحب · جاوید اقبال کمبوہ صاحب · مرزا امجد محمود صاحب
ملک محمد رفیع صاحب · ہمایوں مشتاق صاحب · چوہدری عبدالرشید خالد صاحب
محمد اصغر کمبوہ صاحب · جناب فرید باجوہ صاحب · چوہدری محمد آصف صاحب
جناب طیب صاحب · چوہدری شاہد محمود صاحب · چوہدری عبدالحمید ساجد صاحب

نوجوان قیادت

ذوالفقار احمد فاروقی صاحب · حافظ محمد شعیب صاحب · ذیشان مسعود قدسی صاحب
محمد سلیم گوندل صاحب · حافظ عثمان حفیظ صاحب · جناب محترم چوہدری ارشد جاوید کمبوہ صاحب
جناب محترم محمد نعیم ہاشمی صاحب · جناب جبران خالد صاحب · جناب محمد جاوید حمید صاحب
ارشد محمود بلوچ صاحب · مرزا صیام بیگ صاحب · خواجہ جنید صاحب · ڈاکٹر محمد تجمل صاحب
حافظ عتیق الرحمن صاحب

پروفیسر وقار حسین طاہر صاحب — نائب امیر: مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر گجرات

جناب محترم ماسٹر محمد شفیع صابر صاحب — خازن: مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات

حضرت مولانا حاجی ارشد جاوید صاحب — ناظم تبلیغ: مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات

حضرت مولانا عبدالوہاب عابد صاحب — ناظم نشر و اشاعت: مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گجرات

الداعی الی القرآن

انجمن جامع مسجد صدیقیہ اہل حدیث اہلحدیث یوتھ فورس سٹی گجرات

برائے رابطہ: 0344-6242413 · 0321-6229328

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام

مدرسہ جامعہ ام القریٰ جامع مسجد تقویٰ ایچ بلاک وفاقی کالونی لاہور

(مرکز توحید وسنت)

10 بچوں کے تکمیل حفظ قرآن کے مبارک موقع پر

عظمت قرآن کانفرنس

نظم: محترم جناب حافظ عمر فاروق صاحب

یکم مارچ 2014 بروز ہفتہ

بعد نماز مغرب

حفاظ کرام مدرسہ جامعہ ام القریٰ

1۔ حافظ محمد حماد فیاض ولد محمد فیاض
2۔ حافظ محمد عمار یوسف ولد محمد یوسف
3۔ حافظ محمد عثمان طفیل ولد محمد طفیل
4۔ حافظ محمد ارسلان عثمان ولد میاں محمد عثمان
5۔ حافظ عبدالمالک مجاہد ولد محمد یونس
6۔ حافظ محمد حمزہ فاروق ولد محمد فاروق
7۔ حافظ محمد حمزہ الطاف ولد محمد الطاف حسین
8۔ حافظ محمد عثمان قاسمی ولد حافظ محمد منشاء
9۔ حافظ محمد فیضان گلزار ولد محمد گلزار نسیم
10۔ حافظ محمد حسنین اکرم ولد محمد اکرم

زیر صدارت

محترم جناب مولانا رانا محمد نصر اللہ خان صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث لاہور

محترم جناب امتیاز احمد مجاہد صاحب ایڈووکیٹ
ناظم مرکزیہ لاہور

مہمان خصوصی

محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب حفظہ اللہ
مشیر مذہبی امور وزیر اعلیٰ پنجاب

زیر سرپرستی

جناب مقبول حسین صاحب
جناب رانا عبدالواحد صاحب

استاذ شعبہ حفظ: محترم جناب قاری اعجاز احمد صاحب حفظہ اللہ

استاذ شعبہ ناظرہ: مولانا حافظ محمد ابوبکر صاحب ○ حافظ محمد حسین ثاقب صاحب

مقررین

فضیلۃ الشیخ محترم جناب قاری المقری استاذ القراء عظیم داعی و مصلح حضرت مولانا قاری صہیب احمد میر محمدی صاحب حفظہ اللہ

محترم جناب حافظ محمد ریاض صاحب
امام مرکز ہذا

خطیب اسلام محترم حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب حفظہ اللہ

نوٹ: مولانا محمد یوسف پسروری صاحب کا خطاب نماز مغرب کے فوراً بعد شروع ہو جائے گا

تمام احباب کیلئے کھانے کا انتظام ہو گا

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

الداعی الی الخیر: حافظ ممتاز حسین خطیب وانتظامیہ جامع مسجد تقویٰ H بلاک وفاقی کالونی جوہر ٹاؤن

رابطہ نمبرز: 0314-4202120، 0321-2222574

مبروک مبروک مبروک مبروک

ہم

مبارکباد و خراج تحسین

جناب نعمت اللہ ظفر صاحب

مجاہد التھک سرمایہ یوتھ فورس

معاون صدر
اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

بننے پر
مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

اور

جناب ذاکر الرحمن صدیقی
قائد یوتھ فورس
صدر اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

جناب فیصل فضل شیخ
پیکر اخلاص
جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان

کے حسن انتخاب پر
خراج تحسین
پیش کرتے ہیں۔

اور امید کرتے ہیں کہ جملہ قائدین اعلأ کلمۃ اللہ قرآن و سنت کی
ترویج و اشاعت مسلک و جماعت کی ترقی اور ملک و قوم کی بہتری
کیلئے بھرپور کردار ادا کرینگے۔ ان شاء اللہ۔

منجانب

حافظ محمد یحییٰ (صدر) عمر فاروق کیلانی (جنرل سیکرٹری)
اصغر شاکر (ناظم مالیات) و اراکین اہلحدیث یوتھ فورس ضلع گوجرانوالہ

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

جامعہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ گندھی اوتاڑ (قصور) کی نئی بلڈنگ کا افتتاح

اللہ تبارک وتعالیٰ اگر چاہیں تو چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے ابرہہ کافر کے ہاتھیوں کو بھوسا، قطرے قطرے کو سمندر، ذرے ذرے کو پہاڑ اور حدیث رسول ﷺ کی ترویج وحفاظت کے لیے ایک نابینا بچے کو امام بخاریؒ بنا دے۔ اور رحمت الٰہی کی ایک ایسی ہی مثال جامعہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ اہلحدیث کی بھی ہے جس نے اپنے سفر کا آغاز ایک چھوٹے سے چھپر سے کیا۔ لیکن اب 26 مرلے پر مشتمل تین منزلہ عمارت بھی اس کے مختلف شعبہ جات میں زیر تعلیم تقریباً 250 طلبہ کیلئے تنگ ہوگئی ہے اور سخت سرد وگرم موسم میں بھی نمازی مسجد کے باہر نماز ادا کرنے پر مجبور ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے طلبہ کی ضروریات اور دیرینہ آرزو کے پیش نظر جامعہ ہذا نے چھانگا مانگا رائیونڈ روڑ بھوئے آصل میں برلب سڑک تقریباً ساڑھے پانچ ایکڑ اراضی حاصل کر کے اس مقام پر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ کی 90x103 فٹ پر محیط مسجد اور جامعہ کی بنیاد رکھ دی ہے۔

مورخہ 24 جنوری 2014ء کو استاذ الاساتذہ فضیلۃ الشیخ مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی حفظہ اللہ نے مسجد کی بنیادوں کی کھدائی کے لیے اپنے دست مبارک سے زمین پر ابتدائی کھدائی کر کے دعائے خیر فرمادی۔ اس موقع پر شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف قصوری حفظہ اللہ، اساتذہ کرام اور طلبہ جامعہ ہذا بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور پھر مورخہ 26 جنوری 2014 کو جماعت اہلحدیث کے شیوخ الحدیث اور اکابر علماء کے ہاتھوں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

دن گیارہ بجے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بابرکت کلام سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ حاضرین نے بڑے بڑے جید علماء کے بیانات سماعت کیے جو پونے تین بجے سہ پہر تک جاری رہے۔ فضیلۃ الشیخ پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی صاحب کی اقتداء میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔ نماز کے فوراً بعد حجر تاسیس رکھا گیا اور مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ سے تشریف لائے ہوئے فضیلۃ الشیخ مولانا عتیق اللہ سلفی حفظہ اللہ نے طویل رقت آمیز دعا فرمائی۔

بعدازاں حاضرین وشرکاء کی ضیافت کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اس تاریخی پروگرام میں فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی آف کراچی، حافظ مسعود عالم، حافظ محمد شریف، مولانا ارشاد الحق اثری، حافظ صلاح الدین یوسف قاری صہیب احمد میر محمدی، حافظ عبدالغفار اعوان، حافظ عبدالعظیم اسد، پروفیسر محمد حماد لکھوی، مولانا عبدالرحمٰن ضیاء، حافظ حسن محمود کمیرپوری، مولانا شفیق الرحمٰن فرخ مولانا عمر فاروق سعیدی، پروفیسر عبید الرحمٰن محسن، حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ عبدالغفار حسن لیہ، قاری سیف اللہ عابد خانیوال، حاجی ابوبکر حسین قاری خبیب احمد میر محمدی، مولانا عطاء اللہ حنیف کوٹرادھاکشن، قاری اکرم سالک، قاری محمد اکرم شاہد قصور، قاری محمد شریف آف چونیاں، قاری ظفر اللہ خاں راجہ جنگ قاری حبیب اللہ ساقی لاہور، حافظ قدرت اللہ، قاری محمد اسماعیل راجہ جنگ حفظہم اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

اپیل

احباب گرامی سے گذارش ہے کہ اس عظیم منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور خالص قرآن وسنت کی ترویج واشاعت میں تعاون فرما کر اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ بھائیوں کے تعاون اور دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین والسلام دعا گو!

قاری محمد ادریس ثاقب مدیر جامعہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ اہلحدیث گندھی اوتاڑ ضلع قصور

0300-8014092
0345-4916386